صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 10 اکتوبر 2017ء بمطابق 19 محرم الحرام 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ مہرتاج روغانی، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔
أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَأَنَّکُمْ إِلَیْنَا لَا تُرْجَعُونَ O فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ إِلٰـہَ إِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیمِ O وَمَن یَدْعُ مَعَ اللّٰہِ إِلٰـھًا ءَاخَرَ لَا بُرْھٰنَ لَہُ بِہٖ فَإِنَّمَا حِسَابُہُ عِندَ رَبِّہٖٓ إِنَّہُ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُونَ O وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَیْرُ الرّٰحِمِینَ۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ پلیز، ایک بات کلیئر کرنا چاہتی ہوں I will be taking point of order، بالکل سب کے میرے پاس آئے بھی ہیں لیکن ایجنڈے کے بعد، We start with the Questions / Answers Session، محترمہ ثوبیہ شاہد، کوسچن نمبر 5419، ثوبیہ شاہد۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ نہیں ہیں تو یہ کوسچن Lapsed ہو گیا۔ کوسچن نمبر 5426، ملک نور سلیم صاحب، ملک نور سلیم خان۔

* 5426 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر لیبر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 کے بعد ورکرز ویلفیئر بورڈ میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 کے بعد بھرتی شدہ ملازمین کی فہرست، ان کے تعلیمی کوائف اور بھرتی کی تاریخ، ایڈجسٹمنٹ، ملازمین دوبارہ بحال کئے گئے، ملازمین تبدیل کئے گئے اور ترقی پانے والے ملازمین کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سال 2013 کے بعد صرف ایک ٹیچر اور 20 کلاس فور پوسٹوں پر افراد بھرتی کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

نیز سال 2013 کے بعد دوبارہ بحال کئے گئے / ایڈجسٹڈ ملازمین اور تبدیل کئے گئے ملازمین کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی، مزید برآں سال 2013 کے بعد کسی ملازم کو ترقی نہیں دی گئی۔

جناب نور سلیم ملک: بہت شکریہ، میڈم! کس سے بات کریں، یہاں تو سامنے کوئی موجود ہی نہیں ہے؟

Madam Deputy Speaker: Law Minister has prepared. He came to my chamber and he prepared all the answers because there is no Minister for Labor and Industries.

Mr. Noor Saleem Malik: Has he? That is wonderful if he has, Madam! Is Question number 5447?.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، 5426 ہے میرے پاس۔

جناب نور سلیم ملک: 5426 ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5426 ہے۔ پلیز، آئی ٹی والے ذرا ہیلپ کریں۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے میڈم! یہ 5426 ہی ہے۔ جی ہاں، میڈم! کوئسچن تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 کے بعد ورکرز ویلفیئر بورڈ میں بھرتیاں کی گئی ہیں؟ جواب تھا کہ ہاں، یہ درست ہے، اس کا دوسرا حصہ تھا (ب) کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 کے بعد بھرتی شدہ ملازمین کی فہرست، ان کے تعلیمی کوائف اور بھرتی کی تاریخ، ایڈجسٹمنٹ ملازمین دوبارہ بحال کئے گئے یا تبدیل کئے گئے اور ترقی دی گئی، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ تو میڈم! انہوں نے تفصیل فراہم کی ہے، یہاں پہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ Re-instatement کی گئی ہے کچھ ملازمین کی نومبر 2013 میں، یہ نہیں بتایا کہ ان کی دوبارہ فروری 2014 میں Cancelation کیوں ہوئی؟ ایک تو یہ بات بڑی اہم ہے، دوسرا یہ ہے کہ یہاں پہ تبادلوں کی بات کی گئی، یہاں پہ بتایا گیا ہے کہ مختلف تبادلے کئے گئے، ایک لمبی لسٹ فراہم کی گئی ہے جس میں مختلف تبادلے نظر آ رہے ہیں جو کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں کئے گئے ہیں اور وہ بھی کلاس فور کے تبادلے، تو میں پوچھنا چاہوں گا منسٹر صاحب سے کہ حکومت میں ایک کلاس فور کو ویسے بھی اسی ضلع کا لوکل ہونا چاہیئے، تو کیسے ان کو بنوں سے ڈی آئی خان ٹرانسفر کیا گیا، پشاور سے کوہاٹ ٹرانسفر کیا گیا، تو اس کی کیا وجوہات تھیں؟ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے جی، لاء منسٹر امتیاز شاہد صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر، آنریبل ممبر صاحب نے کوئسچن کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ 2013 کے بعد ورکرز ویلفیئر بورڈ میں بھرتیاں کی گئیں؟ جواب، ہاں، یہ درست ہے۔ پھر انہوں نے نیکسٹ کوئسچن کیا ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 کے بعد بھرتی شدہ ملازمین کی فہرست، ان کے تعلیمی کوائف، بھرتی کی تاریخ، ایڈجسٹمنٹ ملازمین دوبارہ بحال کئے گئے، ملازمین تبدیل کئے گئے اور ترقی دی گئی، ان تمام ملازمین کی مکمل فہرست فراہم کریں؟ جواب ہے کہ 2013 کے بعد صرف ایک ٹیچر اور بیس کلاس فور پوسٹوں پر افراد بھرتی کئے گئے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ 2013 کے بعد دوبارہ بحال کئے گئے، ایڈجسٹمنٹ ملازمین اور تبدیل کئے گئے ملازمین کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہے، مزید برآں 2013 کے بعد کسی ملازم کو ترقی نہیں دی گئی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کلاس فور کی District based recruitment ہوتی ہے اور عام طور پہ کلاس فور کی جو بھی Recruitment ہوتی ہے وہ عموماً اسی ڈسٹرکٹ میں ہوتی ہے، اگر آپ کی نظر میں ایسی کوئی بات ہے جو

کہ کسی اور ڈسٹرکٹ سے کلاس فور کو دوسرے ڈسٹرکٹ میں بھرتی کیا گیا ہے جہاں وہ Entitled نہیں تھا تو یہ بالکل قانون کے تقاضے پورے نہیں کرتا، میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ Further کمیٹی میں چلا جائے تاکہ Facts سامنے آجائیں تو اس کے لئے کے لئے میں تیار ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب نور سلیم ملک</u>: شکریہ، میں منسٹر صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بات کو لپیٹا، بہر حال جو بات میں کر رہا تھا، وہ یہ تھی کہ یہاں پر مختلف پوسٹنگز اور ٹرانسفرز ہوئی ہیں اور وہ ٹرانسفرز ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ میں ہوئی ہیں کیونکہ یہاں پہ اسمبلی میں اس کو تفصیلی طور پر ڈسکس نہیں کر سکیں گے اور جیسے انہوں نے کہا کہ کچھ پوسٹیں جو ہیں وہ Fill بھی کی گئی ہیں لیکن میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ وہ دوبارہ تین مہینے کے اندر ان کو دوبارہ Terminate کر دیا، تو اس کا بھی جواب نہیں تھا، تو بہتر یہ ہوگا کہ اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے اور وہاں پہ ہم اس پر تفصیلی طور پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ شکریہ۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji, Aamna Sardar Sahiba.

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: پلیز، یہ کوسچن نمبر پڑھ لیں ذرا۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: کوسچن نمبر 5445۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: کوسچن نمبر 5445۔

* 5445 _ <u>محترمہ آمنہ سردار</u>: کیا وزیر محنت و افرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں مزدور طبقہ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور ضمانت کے لئے کوئی حکمت عملی یا پالیسی موجود ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف)
جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مزدوروں کے حقوق اور تحفظ کے لئے صوبے میں لیبر قوانین پہلے سے موجود تھے لیکن اٹھارہویں ترمیم کے بعد حکومت خیبر پختونخوا نے ان وفاقی قوانین کو Provincialize کیا اور ابھی تک تمام اہم لیبر قوانین جن کی تعداد گیارہ ہے Provincialize ہو چکے ہیں۔ ان قوانین کے اطلاق سے مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جاتا ہے، اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ صوبائی حکومت نے لیبر قوانین کا دائرہ کار وسیع کیا اور کئی نئے شعبے جیسا کہ پرائیویٹ ہسپتال، پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور پرائیویٹ سیکورٹی ایجنسیز وغیرہ کو لیبر قوانین کے ماتحت کیا تاکہ ان اداروں میں کام کرنے والے کارکنان کو لیبر قوانین کے اطلاق سے حقوق اور تحفظ فراہم کیا جا سکے، تاہم بعد میں ایک ترمیمی بل کے ذریعے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو چند اہم لیبر قوانین کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا، مزید برآں حکومت خیبر پختونخوا ایک اے ڈی پی سکیم منظور کر چکی ہے جس کے تحت صوبائی لیبر پالیسی، صوبائی چائلڈ لیبر پالیسی اور Provincaialize کئے گئے قوانین کے تحت رولز بنائے جائیں گے، اس اے ڈی پی سکیم پر کام ہو رہا ہے اور اس کی تکمیل سے عنقریب یہ پالیسیاں اور رولز دستیاب ہو جائیں گے۔

محترمہ آمنہ سردار: کوئسچن نمبر 5445، میرا سوال تھا کہ صوبے میں مزدور طبقہ موجود ہے، اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو ان مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور ضمانت کے لئے کوئی حکمت عملی یا پالیسی موجود ہے؟ میڈم! انہوں نے جواب دیا کہ جی، اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو رولز ہیں، ان کو ہم Provincialize کر رہے ہیں اور لیبر قوانین ابھی گیارہ ہو چکے ہیں اور باقی ابھی کر رہے ہیں۔ میڈم! چوتھا پانچواں سال جاری ہے، ابھی تک یہ اس کو کمپلیٹ نہیں کر سکے، دوسری بات یہ ہے کہ چائلڈ لیبر سروے ابھی تک نہیں ہوا، ہم کتنے عرصے سے سنتے آرہے ہیں، چار سالوں سے، مطلب 2010 میں اگر اٹھارہویں ترمیم ہوئی ہے تو اس کے بعد ابھی تک ڈیپارٹمنٹس یہ کام نہیں کر سکے کہ رولز کو Provoincailize کریں، اتنا Slow process کیوں ہے؟ اور جو گیارہ ہو بھی گئے ہیں تو ان پہ Implementation کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ تو مطلب کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے۔ اب یہ جو چائلڈ لیبر سروے ہے، یہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا، ابھی تک ہمیں یہی نہیں پتہ کہ خیبر پختونخوا میں کتنے بچے جو ہیں وہ چائلڈ لیبر ہیں، کتنے بچے ایسے ہیں جو کہ اس طرح کی لیبر کے تحت کام کر رہے ہیں؟ ہمیں یہ پتہ ہی

نہیں ہے، ہمارے پاس Facts and figures ہی نہیں، Statistic ہی نہیں ہے تو ہم کس سے پوچھیں؟ جب سوال پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی ابھی یہ پراسیس میں ہے، تو کتنا عرصہ یہ پراسیس رہے گا، اب تو گورنمنٹ ختم ہونے والی ہے تو کب تک یہ پراسیس میں رہے گا؟ مجھے اس کا جواب چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر جواب دیں گے، Aamna Bibi, I just want کہ یہ ایک جو چائلڈ کمیشن ہے And I was a member of that and you are a member of that, as well، وہ بھی Partly چائلڈ لیبر کو دیکھ لیں، But any way آپ کے کوسچن کا جواب لاء منسٹر دیں گے، But that is just in addition to what Law Minster will say, yes, Law Minister Sahib! جی ضمنی سوال دے امتیاز صاحب۔ اوکے جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم منسٹر صاحب نه زما دا گزارش دے چې دا سوال تقریباً دوه ورځې مخکښې په اخبار کښې یو مستقله اداریه په دې باندې چهاپ شوې ده چې دغه صوبه کښې څومره بچی دی او د خلقو د ظلم شکار دی او څومره بچی د تعلیم نه محرومه دی، تقریباً لاکهونه، کروړونه بچی دغه ملک کښې دی، نو زما به دا گزارش وی چې دا دې سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی او یا دې تفصیلی بحث د پاره منظور کړلې شی چې په دې باندې بحث اوکړے شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر صاحبہ، جو کوسچن تھا اس کا تفصیلاً جواب تو دیا گیا ہے، تاہم میڈم آمنہ سردار نے کچھ حکومت کی غفلت کی طرف ارشاد کیا ہے تو اس بارے میں اتنا کہہ دیتا ہوں کہ موجودہ صوبائی حکومت اور ہمارے موجودہ جو چیف سیکرٹری ہیں، انتہائی سنجیدگی سے انہوں نے کام شروع کیا ہوا ہے اور تمام محکموں کے سربراہان کی ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ Liaison، میٹنگز بھی ہو رہی ہیں اور کوشش ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی کمی رہ گئی ہے، کہیں رولز کی Permission ہے اور وہ Delay ہیں تو ان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ Within a month اس پہ کام کیا جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please. Ji.

وزیر قانون: جہاں پہ رولز نہیں بنے تو اس کے لئے چیف سیکرٹری صاحب کی باقاعدہ وہاں میٹنگ ہو چکی ہے اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ بھی اور ایڈمنسٹریشن کے ساتھ، اس پہ کام ان شاء اللہ تیز کر لیا ہے اور ہماری صوبائی حکومت کی بھی کوشش ہے کہ جلد از جلد جہاں بھی رولز فریم نہیں ہیں وہ ہو جائیں تاکہ اس پہ آگے کام کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے مفتی صاحب نے جو کوسچن کیا ہے، بہتر یہی ہوگا کہ اس بارے میں یہ الگ ایک کوسچن لے آئیں کیونکہ انہوں نے یہ ڈیٹیلز نہیں مانگیں، چائلڈ لیبر کے حوالے سے جو بات کر رہے ہیں تو ان شاء اللہ ان کو Proper reply ہم دیں گے، میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ سردار بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم سپیکر! میں نے عرض یہ کیا ہے کہ جو گیارہ رولز Provinicailize کر دیئے ہیں ان پر کتنی Implementation ہوئی ہے، کیا ہو رہا ہے ان گیارہ رولز کے مطابق؟ کم از کم ہمیں وہ تو پتہ ہو، تو اس لئے میں چاہتی ہوں کہ جب یہ کمیٹی کو چلا جائے تو کم از کم ہمیں وہاں بیٹھ کر کچھ پتہ تو چل جائے گا، ورنہ اس طرح تو ہم صرف یقین دہانیوں پہ چلتے رہیں گے اور ابھی تک چل رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی انیسہ بی بی، Was the previous, previously she was a Minister، تو وہ ابھی Explain کریں گی، جی انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ ابھی کچھ عرصے پہلے تک تو یہ Portfolio میرے پاس تھا، Month back, almost two months back، اصل میں یہ Relevant سوال ہے، یہ سوال اے ڈی پی کے دوران چیف منسٹر صاحب نے اس وقت پوچھا تھا ڈیپارٹمنٹ سے، ہم سب کا کنسرن تھا کہ اے ڈی پی کی جو سکیم منظور ہوئی ہے اس دفعہ، دسمبر 2017 سے پہلے یہ چائلڈ لیبر سروے کمپلیٹ کرنا ہے ڈیپارٹمنٹ نے، لیبر پالیسی پہ بھی بہت کام ہو رہا ہے اس کے لئے ہمارے ساتھ بہت سی تنظیمیں کام کر رہی ہیں لیکن میں میڈم آمنہ سردار صاحبہ کے اس کوسچن کے ساتھ اتفاق اس لحاظ سے کرتی ہوں کہ یہ ایک بہت Generalized subject ہے، لیبر کے جو گیارہ لاز ہیں، ہم لوگ باقی صوبوں کی نسبت کافی آگے اور بہتر ہیں، ہم نے اٹھارہویں ترمیم کے بعد سارے لاز کو Provincailize کرنا تھا، گیارہ لاز اس میں Provincailize ہوئے ہیں اور اس میں بڑے اہم لاز ہیں، Workplace کے حوالے سے، چائلڈ لیبرز کی Protection کے حوالے سے، ان کے اوپر جو

خاص طور پر پابندی ہے اور پھر ویمن لیبر کے حوالے سے جو Implementation ہے، اس کے لئے ابھی آپ کو واقعی بہت ساری Efforts کرنی پڑیں گی، یعنی آپ کو ورک فورس ایڈ کرنی ہے، ابھی آپ نے دیکھا ہوگا، پچھلے دنوں اشتہار آیا ہے، کافی لیبر انسپکٹرز کی پوسٹیں بھی Advertise ہوئی ہیں، اس کو Expand کیا گیا ہے، کوشش ہماری یہ ہے اور جو پچھلا Pathetic issue تھا کہ کچھ وجوہات کی وجہ سے جو آپ کی چند اے ڈی پی سکیمز ہیں، وہ بھی پھر Revise کرنی پڑی ہیں تو اس کا سٹاک لیا گیا تھا، But میں سمجھتی ہوں کہ اس کے حوالے سے جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ جو چائلڈ لیبر کے حوالے سے اگر وہ Interested ہیں تو She should bring a new Question، چائلڈ لیبر سروے کے حوالے سے اگر یہ چاہیں تو ان کو ڈیپارٹمنٹ بریفنگ دے سکتا ہے، منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ ڈائریکٹر لیبر کو بلا کر ممبران کو، مفتی صاحب کو، میڈم کو اور بھی جو ممبرز ہیں، ان کو بریفنگ دیں کیونکہ ابھی ہم جس پروگرام سے آ رہے تھے، آج UNDP کے حوالے سے Sustainable Development Goals کے حوالے سے جو ایک پروگرام ہوا تھا جس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو بلایا گیا تھا، اس چیز کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے Domestic Labour Worker کے متعلق بہت Focussed ہے کہ اس کو کلیئر ہونا چاہیئے، چائلڈ لیبر، Actually چائلڈ لیبر جس کو ہم کہتے ہیں ہوٹلوں میں یا ورکشاپس میں، تو یہ تمام چیزیں جو ہیں ان پر ان شاء اللہ Statistics صوبے کے پاس By December آ جانا چاہیئے، یہ کمٹمنٹ ہے And I will request the Minister کہ ڈیپارٹمنٹ کو اس لائن پر رکھیں تاکہ وہ اس ٹائم لائن سے آگے کراس نہ کرے۔

<u>Madam Deputy Speaker: </u>Thank you very much, Anisa Bibi. For such an explanation so clear, Aamna Bibi, I think that she has been clearly answered the Question.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> میڈم! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ابھی آمنہ کچھ کہہ رہی ہیں، پھر آپ کے پاس آتی ہوں۔ جی آمنہ بی بی۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> میڈم، میری یہی گزارش ہے، میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی نے بہت تفصیل سے ہمیں بتا دیا ہے لیکن ہم یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ Ground realities کیا ہیں؟ ہمیں وہ بھی نظر آئیں، میں چائلڈ پروٹیکشن کمیشن کی ممبر ضرور ہوں لیکن مجھے اس میں یہ نہیں معلومات کہ اس صوبے میں چائلڈ لیبر ابھی ہمارے پاس کتنی ہے؟ Statistic ہمارے پاس موجود نہیں ہے، جو رولز ابھی ہمارے پاس

Provincializeہوئے ہیں، ہمیں ان کے بارے میں پوری طرح پتہ نہیں ہے، تو میں چاہوں گی کہ اگر ہمیں اس کے اوپر بریفنگ مل جائے، کمیٹی میں یہ ریفر ہو جائے تو بہت آسانی ہو جائے گی۔ بہت شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> لا منسٹر! آپ، ڈیپارٹمنٹ اور مفتی جانان صاحب ایک جگہ بیٹھ جائیں، Because Anisa Bibi is saying till December 2017 سروے جاری ہے، But anyway، جتنا ہو چکا ہے I think Law Minister, can you explain that کہ آپ ان کے ساتھ، آپ ذرا فلور پر کہہ دیں پلیز۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون):</u> جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ہں، نہیں آپ کہہ دیں۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے جی، ڈائریکٹر لیبر سے میں ریکویسٹ کروں گا ان شاء اللہ کہ جلد از جلد ان کے ساتھ بیٹھیں، میں بھی بیٹھ جاؤں گا، ڈائریکٹر لیبر ہو جائیں گے، آمنہ بی بی بھی ہو جائیں گی، پھر اس پر دیکھ لیتے ہیں جو بھی Possible ہوگا ان شاء اللہ، وہ کریں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب! یہ تو کوئسچن حل ہو گیا ناں، اب آپ اس میں، This is solved

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحبہ! وہ نہیں مان رہی ہیں ناں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> آمنہ بی بی، آپ نہیں مان رہی ہیں؟ آمنہ بی بی کا مائک آن کر دیں، جی آمنہ بی بی۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> میڈم! میں یہی عرض کر رہی ہوں کہ اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے گا، صرف ڈائریکٹر کے ساتھ بیٹھنے سے بات کا نچوڑ نہیں ہے اور کسی بات کا ہمیں پتہ نہیں چلے گا، میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ کمیٹی میں جائے، وہاں پر ڈسکس ہو، سب کے علم میں آئے، صرف میرے اور مفتی جانان صاحب کے جاننے کی ضرورت نہیں ہے، سب کو جاننے کی ضرورت ہے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the Committee concerned. Ji, Sobia Shahid, please read your Question number as well.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، میڈم سپیکر! میرا کوئسچن یہی ہے کہ موجودہ حکومت نے پلاسٹک بیگز۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، ذرا یہ نمبر کوئسچن کا بولتی جائیں کیونکہ ریکارڈ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: 5450۔

* 5450 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت پلاسٹک بیگز پر پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس پر کتنا عمل درآمد ہوا ہے، نیز اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پلاسٹک بیگز، خاص طور پر کالے رنگ کے شاپنگ بیگز پر پابندی عائد کر دی ہے۔

(ب) موجود حکومت نے شاپنگ بیگز پر پابندی کے لئے جناب شوکت یوسفزئی، ایم پی اے کی سربراہی میں باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی تھی، کمیٹی نے تمام سٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد اپنی سفارشات مرتب کیں، نیز جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی مجلس میں Non Bio-Degradable شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی کا فیصلہ کیا گیا اور تمام ضلعی ڈپٹی کمشنرز کو عملدرآمد کے لئے احکامات جاری کئے گئے۔ محکمہ ماحولیات نے ممنوعہ Non Bio-Degradable پلاسٹک اور شاپنگ بیگز کے لئے باقاعدہ قواعد 20 جون 2017 کو نوٹیفائی کئے جو تمام ضلعی انتظامیہ کو ارسال کئے گئے ہیں، ان قواعد کے رول نمبر 3 میں Non Bio-Degradable پلاسٹک بیگز کے موجودہ ذخیرہ کو تین مہینے کی رعایتی مدت میں ختم کرنے کا حکم دیا ہے، تین مہینے کی رعایتی مدت کے بعد ضلعی انتظامیہ اور محکمہ ماحولیات ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم، میرا سوال تھا کہ کیا حکومت پلاسٹک بیگز پر پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو اس میں جواب ہے کہ ہم نے قانون بنایا ہوا ہے اور شوکت یوسفزئی، ایم پی اے کی سربراہی میں باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی تھی لیکن ابھی تک میڈم! پورے صوبے میں اس کی کوئی Implementation اس

قانون کی نہیں ہے، ہر دکان میں دیکھیں، ہر جگہ دیکھیں تو پلاسٹک کے بیگز پڑے ہیں جس سے ماحول کی آلودگی اور جتنی بیماریاں جس طرح ابھی یہ ڈینگی کی بیماری آئی ہے، جگہ جگہ یہ گند پڑا ہوا ہے جس سے ہمارا جو شہر ہے یہ آپ دیکھیں، بہت ہی گندا ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ہاں، You are right، بالکل۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: میڈم، میرا بھی اسی حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ضمنی سوال؟ اوکے، آمنہ بی بی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: میڈم، یہ ایک بہت ہی اہم ایشو ہے اور آپ لوگوں نے اس کا قانون بنایا ہے، قانون تو اس اسمبلی میں ڈھیر سارے بن گئے لیکن ان کی Implementation کون کرے گا، ان کو کون Follow up کرے گا؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، بالکل سمجھ آ گئی ہے بات کہ آمنہ بی بی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: اور ڈینگی کا جو یہ مسئلہ بنا ہوا ہے تو یہی چھوٹی چھوٹی ہماری غلطیاں ہیں، ان کی Implementation نہیں ہو رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان بیگوں میں پانی جمع ہوتا ہے، ٹائروں میں، قسم قسم کی چیزوں میں تھوڑا سا پانی جمع ہو جاتا ہے تو اس سے ڈینگی پیدا ہوتا ہے جس سے ہمارا صوبہ Suffer کر رہا ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: بالکل، ثوبیہ بی بی، سمجھ آ گئی ہے، Explain آپ نے بہت اچھی طرح کیا ہے، And let`s see, Ji, Aamna Bibi.

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: بہت شکریہ۔ میڈم، ستمبر 2013 کی بات ہے، میں نے اس پر کال اٹینشن نوٹس لایا تھا، اس وقت میڈم انیسہ زیب صاحبہ ہماری پارلیمنٹری سیکرٹری تھیں Environment کی، انہوں نے مجھے بڑا تفصیلی جواب دیا تھا اور انہوں نے مجھے اس وقت بڑی ایشورنس دلائی تھی، یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ بیگز ختم ہو رہے ہیں اور جو Dissolve ہونے والے ہیں، وہ آ رہے ہیں اور کافی سارے، ڈائریکٹر سے بھی انہوں نے ملوایا، انہوں نے جو اپنی Efforts تھیں وہ کیں، مجھے اطمینان بھی ہو گیا مگر اس کے بعد سال 2013,14,15,16, اور 17-2016 آ گیا ہے، ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا، درمیان میں مجھے یاد ہے محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ ایک ریزولیوشن بھی لیکر آئیں تھیں مگر افسوس کی بات یہ ہے میڈم! کہ کیوں دوبارہ یہ کوسچن فلور پر اٹھانے کی ضرورت پیش آئی ہے کہ بار بار ہم اس پر بات اٹھاتے ہیں؟ کوئی حل نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے، سمجھ آگئی ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب جواب دے دیں، بالکل سمجھ آ گئی ہے، جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر، اگر ڈیٹیل میں اس Reply کو جو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، اس کو دیکھا جائے تو میرے خیال میں یہ سب بالکل Crystal Clear ہے کہ موجودہ حکومت نے شاپنگ بیگز پر پابندی کے لئے جناب شوکت یوسفزئی صاحب، ایم پی اے کی سربراہی میں باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی، کمیٹی نے سٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد سفارشات مرتب کی ہیں اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی مجلس میں Non Bio-Degradable شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی کا فیصلہ کیا اور تمام ضلعی ڈپٹی کمشنرز کو عملدرآمد کے لئے احکامات جاری کئے گئے، محکمہ ماحولیات، Environmental Protection Agency نے ممنوعہ نام اور Non Bio-Degradable شاپنگ بیگز کے لئے باقاعدہ قواعد 20 جون 2017 کو Notify کئے ہیں جو تمام ضلعی انتظامیہ کو ارسال کئے گئے ہیں، ان قواعد کے رول نمبر تین میں Non Bio-Degradable پلاسٹک بیگز کے موجودہ ذخیرہ کو تین مہینے کی رعایتی مدت میں ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، تین مہینے کی رعایتی مدت کے بعد ضلعی انتظامیہ اور محکمہ ماحولیات ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائے گا، تو میرے خیال میں اتنا انتظار کیا ہے، تھوڑا اور کر لیں، اگر اس کا رزلٹ نہ آئے تو ضرور ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے اور ان شاء اللہ، Reply میں محکمے نے بہت Categorically یہ Reply دیا ہے کہ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے، ان شاء اللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Three months کا ٹائم دیا ہے، اوکے، ثوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم، منسٹر صاحب میرے خیال سے یہ اسی سے پڑھ کر بتا رہے ہیں اس Answer کو، ان کو کوئی معلومات نہیں ہیں جو مجھے Surety دے رہے ہیں، یہ تو میں نے ایک دفعہ پڑھ لیا تھا، جس طرح ڈینگی کے ہمارے صوبے میں مسائل آرہے ہیں اور جتنے لوگ مر رہے ہیں، آمنہ نے کہا کہ میں نے 2013,14 میں یہ مسئلہ اٹھایا، نگہت اورکزئی نے یہ مسئلہ اٹھایا لیکن ابھی تک جن مشکلات کا یہ صوبہ سامنا کر رہا ہے، روزانہ ہمارے جوان، ہمارے بچے مر رہے ہیں تو آیا لیجسلیشن ہی یہ اسمبلی کرتی رہے گی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sobia Bibi, I fully agree with you لیکن یہ ڈینگی پر کوئسچن نہیں ہے، یہ شاپنگ بیگز پر، Three months انہوں نے کہا ہے Three months۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! ڈینگی کا نہیں لیکن ڈینگی کا مسئلہ ہے، ان شاپنگ بیگز کی وجہ سے ہی ڈینگی مچھر ہوتا ہے، صفائی کا مسئلہ ہے میڈم! صفائی کا ہم لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے اگر لیجسلیشن کی ہے، روزانہ لیجسلیشن کر رہے ہیں تو اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا، Implementation کیوں نہیں ہو رہی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر نے جیسے میں نے سنا ہے، I don't know whether Secretary is here or not? منسٹر انڈسٹریز تو نہیں ہیں لیکن انڈسٹریز کے سیکرٹری ہیں، کوئی ہے کہ نہیں؟ He is sitting here.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو بھی کمیٹی میں ریفر کر دیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، اس دفعہ، چلیں نلوٹھا صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ، میں بہت زیادہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔ سپیکر صاحبہ! ایک بات تو میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی آپ اجلاس Preside کرتی ہیں تو ہاؤس کے اندر حکومتی وزراء بالکل نہیں آتے، پتہ نہیں یہ آپ کا احترام نہیں کرتے ہیں یا آپ کی چیئر کا احترام نہیں کرتے ہیں، یہ میں نہیں جانتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب 'آل راؤنڈر' لگتے ہیں، تمام محکموں کے جواب لاء منسٹر صاحب دیتے ہیں تو پھر باقی وزراء کو تنخواہ حکومتی خزانے سے لینے کا کیا حق ہے؟ یہ ساری تنخواہیں ان کو دی جائیں، سارے محکموں کو یہ Preside کریں اور ایک تبدیلی جو سپیکر صاحبہ! جو میں نے اس ہاؤس کے اندر آج دیکھی ہے اور ممبران کے جوابات جو ہیں، وہ ایک اپوزیشن ممبر صاحبہ دے رہی تھیں تو یہ میں نے تبدیلی دیکھی ہے، پہلے بھی میں اٹھا ہوں، یہ بات میں کرنا چاہتا تھا کہ اور کوئی تبدیلی آئی ہے یا نہیں آئی ہے لیکن یہ تبدیلی آ گئی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم، اصل بات یہ ہے کہ میں بالکل کہہ رہی ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے تک یہ Portfolio میرے پاس تھا، تو میرا خیال ہے کہ آنریبل نلوٹھا صاحب ذرا چھیڑ چھاڑ کے موڈ میں ہیں تو اس لئے یہ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں، اس وقت یہ Portfolio وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور Law Minister is the one who can represent the Chief Minister in the

House whether it`s one department or another، جو Portfolios ان کے پاس ہیں، ہاؤس میں میرے خیال میں He is well informed about it اور باقی ہمیں اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے لاء منسٹر صاحب بہت Learned انسان ہیں، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ باتیں ہمارے اس ہاؤس کو سمجھنی چاہئیں، چاہے وہ اپوزیشن ہے یا ٹریژری بینچز والے، یہ سب میرے، Most of them are my juniors، ان کو بتانا ہوتا ہے کہ لاز، رولز، ایگزیکٹیو آرڈرز ان کو پتہ ہونا چاہیئے، چیف منسٹر صاحب کے لیول پر ایک کمیٹی بنی تھی اور اس نے جو Non Bio-Degradable جو پلاسٹک بیگز ہیں آپ کے، کیا کہتے ہیں Bio-Degradable، اس پر پابندی لگادی ہے، کالے شاپنگ بیگز پر، 20 جون کو اس کا ایگزیکٹیو آرڈر نکلا مگر کوئی قانون سازی نہیں ہوئی، یہ ہم نے پہلے جب میں انوائرونمنٹ سیکرٹری تھی، اس وقت یہ پابندی لگانے کے لئے کوشش کی لیکن معاشرے میں یہ Changes suddenly نہیں ہو سکتیں، جب آپ کے پاس اور بھی اتنے مسائل ہوں جن میں آپ گھرے ہوئے ہوں تو اس وقت آپ دیکھیں دکانوں میں یہ بیگز بک رہے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ثوبیہ بی بی! آپ سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: تین مہینے، تین مہینے کا یہ جو ثوبیہ بی بی کہہ رہی ہیں، 20 جون کو اگر یہ ایگزیکٹیو آرڈر ہوا اور تین مہینے کا وقت اگر تھا تو وہ 20 ستمبر کو ختم ہو گیا ہے، جیسے لاء منسٹر کہہ رہے ہیں، یہ ہمیں دکھایا جائے، کہیں اخبار میں نہیں آیا کہ کوئی کریک ڈاؤن ہوا ہو، آج بھی آپ مارکیٹ میں جائیں تو کالے شاپنگ بیگز آپ کو ضرور ملیں گے، کسی کو پتہ تک نہیں ہے، حکومت کی طرف ایک کلیئر پالیسی ہو، تمام ممبران کو 'آن بورڈ' لیا جائے، ان کو اپنے علاقوں کے بارے میں اعتماد میں لیں، ڈپٹی کمشنر نے بھی I am sure کہ کسی ایم پی اے کے نوٹس میں نہیں لایا کہ ہم اس پر کریک ڈاؤن کرنے والے ہیں، حالانکہ کرنا چاہیئے۔ آپ کے آج کل سیوریج کے مسئلے، آپ کے انوائرنمنٹ میں، Even ڈینگی کے مسئلے، آپ کے کئی جگہ یہ جو ڈھیر ان جس کو ہم کہتے ہیں، یہ جتنے خطرناک پلاسٹک بیگز ہیں، جنہوں نے جگہ جگہ آپ کے سیوریج سسٹم کو بلاک کیا ہوا ہے، جہاں پہ آپ کے مسائل ہیں، تو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں تو ہم سب کو War footings پہ کام کرنا چاہیئے، چاہے اپوزیشن ممبرز ہوں، انہیں گورنمنٹ کی ہیلپ کرنی چاہیئے اور لاء منسٹر کو ایک ایگزیکٹیو آج اسی اس سوال کی بدولت، ڈپٹی کمشنر سے Immediately ہاؤس کو Put کرنا چاہیئے کہ اب تک کیا ایکشن لیا گیا، کس کو سزا دی گئی؟ کیونکہ وہ تین مہینے کی رعایتی مدت ختم

ہوئی گئی اور پھر ہمیں اس کی قانون سازی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں معذرت کے ساتھ پنجاب میں بھی ابھی تک کوئی قانون سازی نہیں ہے اس وقت، سندھ نے بھی نہیں کی ہے کیونکہ ابھی ہم لوگ اس کی، اب وہ شاید There is un awearness اور وہ اس پہ لا رہے ہیں، تو ہمیں ان چیزوں کو As a Publice Representatives ان چیزوں پر غور کرنا چاہیئے اور اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے ہمیں کام کرنا چاہیئے تاکہ لوگ بھی اس کے نقصانات کو سمجھیں After all, we are Publice Representatives، تھینک یو میڈم۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you, Anisa Bibi, thank you very much. Mehmood Jan wants to say somethings.

<u>جناب محمود جان</u>: تهینک یو میډم سپیکر۔ زما کوئسچن هم د دې سره Related دے او د انډسټری په باره کښې دے۔ زما حلقه کښې ورسک روډ باندې ډیرې کارخانې دی او د هغې نه چې څومره مشکلات عوامو ته دی، ګرد وغبار د هغې نه چې کوم Raw material اوځی، ما څو ځله دا خبره مخکښې هم په هاؤس کښې اوچته کړې وه، په سټینډنګ کمیټئ کښې هم ما اوچته کړې وه خو په هغې باندې کالونه اوشو جی او څوک پرې دغه نه ورکوی، توجه نه ورکوی ورله، یو ورخ راشی، خبره ورسره اوکړی Next day بیا کهلاؤ شی، نو زما تاسو ته دا ریکویسټ دے چې په دې باندې تاسو ایکشن واخلئ او څه باقاعده قانون سازی د دې پاره اوکړئ چې دا مسئله حل شی۔ تهینک یو جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فضل الہیٰ صاحب، فضل الہیٰ۔

<u>جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات)</u>: شکریه میډم سپیکر۔ میډم سپیکر! څنګه چې دوئ د ماربل فیکټریانو باره کښې اووئیل نو دوئ له مونږه سیفټی ټینک جوړ کړی دی او په دیکښې چې څنګه د پاکستان تحریک انصاف ګورنمنټ راغلو نو هغه ټائم سره په هغې کښې په بونیر کښې، په مردان کښې یا د دوئ محمود جان صاحب په ایریا کښې په پی کے 7.کښې څومره فیکټریانې دی نو هغوی ته باقاعده نوټس ورکړے شو، څومره چې هاسپټلز دی، په هغې کښې چې کوم Burners وو، هغه بند وو، هغه مونږه بیا سټارټ کړل، په هغې کښې چې چا نه وی سټارټ کړی، د هغوی خلاف ایف آئی آر شوے دے، سرکاری څومره چې هاسپټلز وو، په هغې هم ایف آئی آر شوے دے او د

انوائرنمنټ په باره کښې پوره پوره الحمدلله په هغې باندې ئے کار کړے دے او چې کوم ځائے دا سې فیکټریانې وی چې په هغې اوس هم دغه شان څه مسئله وی نو هغه دې مونږه ته په ګوته کړی، ان شاءالله تعالیٰ په یوه هفته کښې دننه به هغه مونږه بند کړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی ثوبیه۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میډم! دومره خبره نه ده څنګه چې ایم پی اے صاحب بیان کړه، دا زمونږ د دې صوبې یوه ډیره غټه مسئله ده-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: What do you want, we know the problem, we know، پرابلم نہ بتائیں جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ټهیک شوه، پرابلم سر، دا دے، میډم، دا کمیټۍ ته اولیږئ چې د دې څه حل را اوځی----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کمیټۍ ته ئے اولیږو؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: اؤ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز قریشی صاحب۔

وزیر قانون: میں آنر کرتا ہوں ان کو اور میڈم ثوبیہ شاہد نے کوئسچن کیا ہے،Valid question ہے، میں کہتا ہوں کہ مجھے صرف ایک چانس دے دیں کہ کل میں چیف سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ کر، میڈم کو بھی بلا لیتا ہوں، ان کے ساتھ بیٹھ کر جو ہم نے یہ نوٹیفائی کیا ہے جون میں، تین مہینے کا وقت گزر گیا ہے، ایک چانس دے دیں، ان شاء اللہ یہ-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ بی بی،.Sobia is standing، ثوبیہ بات کر رہی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم، چانس نہیں دے سکتی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ثوبیہ آپ بیٹھ جائیں، نلوٹھا صاحب بولیں گے، نلوٹھا صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کیوں میڈم؟ میرا کوئسچن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے بولنا ہے، جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ ہمیں وقت دیا جائے، چیف منسٹر صاحب سے بڑا اس صوبے میں اور کوئی نہیں ہے، وہ چیف ایگزیکٹیو ہیں اس صوبے کے، ان کی زیر صدارت جو میٹنگ ہوئی ہے، تین مہینے کا ٹائم دیا گیا تھا تمام ڈی سیز کو، اس کے اوپر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا ہے، ابھی کوئی ٹائم اس کے اوپر مزید رکھنا غیر مناسب ہے، لہذا اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، Kindly۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امتیاز صاحب۔

وزیر قانون: میں نے یہی عرض کیا کہ یہ ایگزیکٹیو آرڈر ہے، ابھی ہوا ہے، تین مہینے اس کے ہونے والے ہیں، میں ایک دفعہ چیف سیکرٹری کے ساتھ کل بیٹھ کر ان کو بھی بلا لیتے ہیں، ان شاء اللہ یہ مطمئن رہیں گے، تو میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی تک نہیں بنتی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ، آپ اور نلوٹھا صاحب نے Decide کرنا ہے، دونوں ایک ساتھ نہیں بول سکتے، جی نلوٹھا صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: چلو، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: 22 جون کو چیف منسٹر صاحب نے یہ آرڈر کیا ہے، 22 جون کے بعد تو تین مہینے پورے ہو چکے ہیں، 22 ستمبر کو تین مہینے پورے ہو چکے ہیں، ابھی یہ آج غالباً 10 اکتوبر ہے تو اس کے بعد، آدھا مہینہ تو اس کے بعد گزر گیا، کیوں عملدرآمد نہیں ہوا ہے؟ آپ دیکھیں جس ضلع میں جائیں، جس گلی میں جائیں، جس بازار میں جائیں، شاپنگ بیگز کی وجہ سے اتنی گندگی پھیلی ہوئی ہے، سپیکر صاحبہ! اس کے اوپر اب یہ مزید موقع نہ دیا جائے، نہ ہی ہم ٹائم دیتے ہیں، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ سٹینڈنگ کمیٹی اسی لئے ہی بنی ہے کہ، ان شاء اللہ سٹینڈنگ کمیٹی اس کے اوپر کوئی مثبت قدم اٹھائے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: As you wish لیکن میرا تو اپنا خیال ہے کہ جو چیز سٹینڈنگ کمیٹی میں چلی جاتی ہے وہ زیادہ ٹائم لیتی ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ کل چیف سیکرٹری سے ملنا ہے، May be کہ یہ اقدام ان کا Like, it will solve the problem more quickly.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چیف منسٹر صاحب سے بڑا اس صوبے میں دوسرا کوئی آدمی نہیں ہے، جب ان کا آرڈر نہیں چلا ہے تو ہم کیسے لاء منسٹر صاحب سے توقع کر لیں؟ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں اور جلد از جلد اس کے اوپر کوئی واضح فیصلہ ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، امتیاز قریشی، وہ ٹرسٹ نہیں کر رہے تو بس۔۔۔۔۔

وزیر قانون: مجھے یہ کوئسچن کرنا تھا کہ یہ بھیجنے کا نہیں ہے لیکن خوامخواہ یہ اصرار کرتے ہیں تو ووٹنگ ہو جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ووٹنگ ہو جائے؟ اچھا، ووٹنگ میں تو-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب، یہ Desire ہے ہاؤس کا مطلب-----

وزیر قانون: میں نے یہی کہا کہ یہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ووٹنگ پر چلا جائے تو ووٹنگ پر تو-----

(شور)

وزیر قانون: میڈم، میں نے یہی عرض کیا کہ یہ ایگزیکٹیو آرڈر ہے، ایک دو دن میں، کل میں چیف سیکرٹری سے، Already میری میٹنگ ہے، میں یہ بھی ڈسکس کر لیتا ہوں، اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے ہیں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، دو دن ان کو دے دیں، دو دن۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں، یہ نہیں ہو سکتا ہے، یہ پہلے بھی بڑی، سپیکر صاحبہ، کتنی دفعہ یہ کمٹمنٹ کرتے رہے ہمارے ساتھ، ممبران کے ساتھ یہ مذاق کرتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member….

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہمیں کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. (Applause) The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ سردار بی بی، آمنہ سردار۔

* 5454 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ TEVTA ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی، میں خواتین کو نمائندگی حاصل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خواتین کی کتنی نمائندگی ہے، نیز TEVTA خواتین کی بحالی و ترقی کے لئے کیا کام کر رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس کا قیام خیبر پختونخوا، ٹیوٹا ایکٹ 2015 کے رول 2 کی سیکشن 5 کے تحت عمل میں لایا گیا ہے. ٹیوٹا کے انتظام و انصرام کے لئے ایک خود مختار بورڈ تشکیل دیا گیا ہے جس کے ممبران میں خواتین کو بھی نمائندگی دی گئی ہے اور محترمہ نیلم طور و صاحبہ بورڈ کی رکن ہیں بورڈ کے قیام کا نوٹیفیکیشن ایوان کو فراہم کیا گیا، علاوہ ازیں خواتین کی تربیت کے لئے 14 فنی تربیت کے ادارے مختلف اضلاع میں قائم کئے گئے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سنٹر / اضلاع	کل اساتذہ	منسٹریل سٹاف	کلاس فور
1	ایبٹ آباد	08	.....	03
2	بنوں	06	....	03
3	چارسدہ	05	....	02
4	ڈی آئی خان	06	....	....
5	گلبہار پشاور	11	....	06
6	کوہاٹ	08	....	04
7	کرک	03	....	.....
8	ہری پور	04	....	01
9	مانسہرہ	04	....	01
10	مردان	07	....	01
11	سوات	08	....	01

….	….	04	تیمر گرہ لوئر دیر	12
03	….	07	WTTCحیات آباد	13
02	….	05	صوابی	14

TO BE SUBSTITUTED WITH THIS DEPARTMENT NOTIFICATION OF EVEN NO. DATED 14TH APRIL, 2017)

Dated Peshawar 10th May, 2017-10-12

NOTIFICATION

NO. SO III (IND) 4-83/2017: In exercise of the power conferred under sub-rule (2) section 5 of the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Act, 2015 (KP Act No. XII of 2015) and in suppression of this Department's Notification No. SO III (IND) KP-TEVTA 4-83/2015 Vol: III, dated 18.05.2015, issued in this behalf, the Government of Khyber Pakhtunkhwa is pleased to constitute the Board of Directors comprising of the following members with immediate effect:

a)	Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa.	Chairman
b)	Secretary to Government, Industries, Commerce and Technical Education Department or his nominee not below the rank of an Additional Secretary.	Member
c)	Secretary to Government, Finance Department or his nominee not below the rank of Additional Secretary.	Member
d)	Secretary to Government, Planning and Development Department or his nominee not below the rank of Additional Secretary.	Member
e)	Secretary to Government, Labour Department or his nominee not below the rank of Additional Secretary.	Member
f)	Vice Chancellor, Shuhada-e-army Public School, University of Technology, Khyber Pakhtunkhwa Nowshera.	Member
g)	Chairperson of the Khybver Pakhtunkhwa Commission on the Status of Women.	Member
h)	President, Women Chamber of Committee and Indusdtry Peshawar.	Member
i)	Three representatives of Large scale Industires: (i) Engineer Muhammad Anwar Khan Resident Director M/s Cherat Packaging Industrial Estate, Gadoon; (ii) Mr. Khyber Khan, Chief Executive, M/s Shazal's Pharma utical, Industrial Estate, Hattar and, (iii) Mr. Sikandar Kuli Khan, M/s Kohat Textitle Mills, Kohat.	Members

j)	Two representatives of Small Scale Industires: (i) Mr. Bilal Afazal Khan S/o Muhammad Afzal Khan, Serdheri CNG, Charsadda and, (ii) Haji Muhammad Javed, Managing Director, M/s Ashraf Industries (Pvt) Ltd.	Members
k)	Mr. Shamsher Khan, M/s Hashtnagar Construction Company Charsad, representative of all Pakistan Constructors Association:	Member
l)	Engineer Nadir Khan, Principal Kurram Polyteclinic Indstitute Sarai Norang, representative of Private tor Technical and Vocatiional Training Institutes;	Member
m)	Principal Government College of Technology, Tankg; and,	Member
n)	Managing Direrctor, Khyber Pakhtunkhwa TEVTA.	Member-cum-Secretary

Sd/-
Secretary to Govt. of Khyber Pakhtunkhwa
Industries Commerce & Technical Education
Department

Endst: of even number and dated/5689-70 Dated 10th May, 2017-10-12
Copy forwarded to all concerned.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ میڈم سپیکر، میرا کوسچن نمبر ہے 5454، میڈم، میں نے اس میں ان سے یہ سوال کیا تھا کہ 'ٹیوٹا' میں جو خود مختار بورڈ قائم کیا گیا ہے، ایک Autonomous Body ہے، اس میں خواتین کی نمائندگی کتنی ہے؟ اور مجھے یاد بھی ہے اور میرے علم میں بھی ہے کہ محترمہ معراج ہمایون صاحبہ نے اس میں گزارش کی تھی، اپنی سفارشات پیش کی تھیں کہ اس میں کم از کم تین خواتین ہونی چاہئیں، تو اس میں یہاں پر میرے سامنے ایک تو پی سی ایس ڈبلیو کی چیئرپرسن کا نام آ رہا ہے، نیلم طورو صاحبہ کا، اور ایک دوسری خاتون ہیں جو پریذیڈنٹ ہیں ویمن چیمبر آف کامرس کی، تو ہماری گزارش یہ ہے آپ کے توسط سے کہ 'ٹیوٹا' میں ایک تیسری خاتون کو بھی نمائندگی دی جائے، زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والی ہو، اس کی نمائندگی ضروری ہے، ہم نے یہی کہا تھا کہ تین خواتین کو اس بورڈ کا ممبر بنایا جائے جب کہ یہاں پر دو ہیں، بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، امتیاز قریشی صاحب، And by the way عاطف خان، اچھا ہے کہ آپ آ گئے، Before you نلوٹھا صاحب نے پوائنٹ Raise کیا کہ They don't respect the

Chair of the Deputy Speaker, while the Speaker is sitting, all the Ministers are here. جب ڈپٹی سپیکر ہوتی ہیں تو کوئی منسٹر نہیں ہوتا، Thank you very much, Atif Khan is here, okay ji, Law Minister Sahib, This is the Question regarding the Technical Education. They said, three female should be the members, as a matter of fact, they are two members.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم، یہ تفصیلی جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے اور ڈسٹرکٹ وائز انہوں نے بتایا ہے کہ یہ خوشی کی بات کہ یہاں پر ٹوٹل وو کیشنل سٹاف فیمیل ہے، ٹیچنگ سٹاف فیمیل ہے، کلاس فور فیمیلز ہیں تو جہاں بھی ڈسٹرکٹ وائز ڈیٹیل انہوں نے دی ہے، جیسے ضلع ایبٹ آباد کی دی ہے کہ اساتذہ ہیں، اور تین کلاس فور ہیں، اس کے علاوہ۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: میں اس کی بات نہیں کر رہی، میں بورڈ کے ممبرز کی بات کر رہی ہوں کہ 'ٹیوٹا' کا جو بورڈ ہے، اس میں ہم نے امنڈمنٹ کی تھی کہ اس میں تین خواتین ہونی چاہئیں اور یہ باقاعدہ امنڈمنٹ موجود ہے، امنڈمنٹ ہوئی تھی اور Accept بھی ہوئی تھی، یہ جو ٹیوٹا کی سلیکٹ کمیٹی تھی، ہم لوگ اس کے ممبرز تھے، اس میں یہ باقاعدہ امنڈمنٹ ہماری تسلیم کی گئی تھی، اس کا حصہ بنی تھی، تو ابھی تک دو خواتین کیوں ہیں، تیسری کیوں نہیں ہے؟ سوال یہ ہے۔ باقی میرا اساتذہ کے اوپر اور کلاس فور کے اوپر کوئی سوال نہیں ہے، شکریہ۔

محترمہ م ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب۔

وزیر قانون: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جو Reply ہے وہ بہت کلیئر ہے، یہ کے پی کے ٹیوٹا ایکٹ 2015 کے تحت عمل میں لایا گیا، ٹیوٹا کے انتظام وانصرام کے لئے ایک خود مختار بورڈ تشکیل دیا گیا جس کے ممبران میں خواتین کو باقاعدہ نمائندگی دی گئی ہے اور محترمہ نیلم طور وصاحبہ اس بورڈ کی رکن ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Imtiaz Sahib! What she is asking thah، کہ امنڈمنٹ کی ہے، امنڈمنٹ میں ہم نے کہا کہ تین خواتین ایم پی ایز ہونی چاہئیں، As a matter of fact there are two members، کوسچن ان کا یہ ہے کہ Two members female ہیں، امنڈمنٹ میں انہوں نے کہا ہے کہ تین ہونی چاہئیں، یہ کوسچن ہے۔

وزیر قانون: تو ٹھیک ہے، ان کے ساتھ ہم بیٹھ جاتے ہیں، ان کی جو 'پروپوزل' ہے، ان شاء اللہ اس کو Consider کر لیتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی جی، دا مونږه امنډمنټ راوستے وو، اور ہماری امنڈمنٹ ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ ہر بورڈ جو بنتا ہے تو 1/3 اس میں خواتین ہوں، تو اس وقت جب بورڈ بن رہا تھا تو اس وقت میرے خیال میں نو بندے تھے، ابھی جو میں کاؤنٹ کر رہی ہوں تو چودہ ہیں اور چودہ کے اندر بھی، پھر ایک سیریل نمبر پر تین چار ہیں، دوسرے پر تین چار ہیں تو ایک بہت بڑا بورڈ ہے، تو اس میں تو اب تین کم پڑ رہی ہیں، ایک میری 'پروپوزل' یہ تھی امنڈمنٹ میں کہ ایک ہماری ویمن ایم پی ایز میں سے ایک اس بورڈ میں ہو، یہ اسمبلی وہاں پر Represent کر رہی ہو، It should now be increased.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، اوکے، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میڈم! کسی خاتون کو نمائندگی دینے کے لئے باقاعدہ اس ایکٹ 'ٹیوٹا' ایکٹ میں ہمیں ترمیم کرنی پڑے گی تو اس پر بیٹھ جائیں گے ان شاء اللہ، اگر ترمیم کی ضرورت پڑی تو ہم کر لیں گے، Otherwise اس طرح ہم Legally نہیں کر سکتے جب تک اس میں ترمیم نہیں ہوتی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، Have a look at وہ کہہ رہی ہیں کہ امنڈمنٹ اس میں ہو چکی ہے تو You have look at that then after the session کہ اس میں اگر ہے تیسری ممبر، وہ امنڈمنٹ نکالیں اس کی، Okay, we will look into that Aamna Sardar, we will look into that. Next Question, Malik Noor Salim Khan, Question No. 5455.

* 5455 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ورکر ویلفیئر بورڈ میں بہت سے ملازمین کام کرتے ہیں جن میں کئی ملازمین برخاست کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 کے بعد کون کونسے ملازمین کس طریقہ کار کی بنیاد پر برخاست کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ورکر ویلفیئر بورڈ خیبر پختونخوا میں بہت سے ملازمین کام کرتے ہیں جن میں سے کئی ملازمین برخاست کئے گئے ہیں۔

(ب)   سال 2013 کے بعد 767 ملازمین ورکر ویلفیئر بورڈ فنڈ اسلام آباد کی ہدایت پر ملازمت سے برخاست کئے گئے کیونکہ ان ملازمین کی بھرتی Ban period میں ہوئی تھی، اسی طرح ورکر ویلفیئر بورڈ نے 165   مزید ملازمین کو مختلف وجوہات کی بنا پر ملازمت سے برخاست کیا جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، میڈم! کوئسچن نمبر 5455 تھا کہ " آیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ میں بہت سے ملازمین کام کرتے ہیں جن میں سے کئی ملازمین برخاست کئے گئے ہیں، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 کے بعد کون کونسے ملازمین کس طریقہ کار کی بنیاد پر برخاست کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ میڈم! بڑی حیرانی کی بات ہے کہ تفصیل میں لکھا جا رہا ہے کہ 767 Employees were recruited in the period of Ban. When there was ban imposed by the Federal Government، اس وقت 767 ملازمین ہائر کئے گئے اور پھر جب پتہ لگا کہ وہ Ban   ٹائم میں کئے گئے تھے تو انہیں برخاست کر دیا۔ میڈم! میں پوچھنا چاہوں گا کہ اتنا بڑا کھلواڑ ان بچوں کے ساتھ اور اس ادارے کے ساتھ کس نے کیا اور کیوں ایسا ہوا؟ آخر یہ قوم کے پیسے لگتے ہیں، ان بچوں نے کیا قصور کیا تھا؟ ان بچوں اور بچیوں نے جن کو ایک دفعہ ریکروٹ کیا گیا اور دوبارہ انہیں Terminate کر دیا گیا Due to their negligence of not knowing when the ban was there. Thank you Mam.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امتیاز صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون):   میڈم، 22 فروری 2013 کو الیکشن کمیشن نے پابندی لگائی تھی ریکروٹمنٹ پر لیکن اس پابندی کی Violation کی گئی اور اس کے باوجود ریکروٹمنٹ ہوئی جس کو بعد میں کینسل کیا گیا، تو اکثر لوگ اس فیصلے کے خلاف کورٹ بھی گئے، کورٹ نے بھی ان کو ریلیف نہیں دیا تو یہ اس وجہ سے ہوا کہ یہ Violation تھی Crystal & clear، جیسے Violation ہو گئی تھی، اسی Violation کی بنیاد پر ان کو پھر Terminate کیا گیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: میڈم، میں اگر محترم منسٹر صاحب کی تصحیح کروں کچھ تھوڑی سی، تو یہاں لکھا ہوا ہے کہ فنانشل ایئر 14-2013 اور فنانشل ایئر شروع ہوتا ہے جولائی 2013 سے لیکر جون 2014 تک، محترم منسٹر صاحب فروری   2013 کی بات کر رہے ہیں جس کا یہاں پر کہیں ذکر نہیں ہے، دوسرا یہ ہے کہ بورڈ

نے جو Termination کی ہے، وہ نومبر 2014 میں کی، تو اس عرصے کے دوران یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ کیوں Ban کے دوران ان کو ریکروٹ کیا گیا تھا اور دوسری، تیسری بات جو محترم منسٹر صاحب نے کی کہ During election period جو انہوں نے بتایا کہ وہ ہوا۔ میرا ایک اور سوال آگے آنے والا ہے جس میں اسی ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ کافی لوگ کورٹ کے کہنے پر Reinstate کئے گئے تھے جو کہ Terminate کئے گئے تھے تو یہ بات یہاں پر تو Null & void لگتی ہے، میں چاہوں گا کہ یہ کوئسچن کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تاکہ اس پر مکمل بحث ہو جائے اور جن لوگوں سے یہ غلطی ہوئی ہے They should be punished for that. Thank you Madam.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امتیاز صاحب۔

وزیر قانون: میڈم، میرے خیال میں تفصیلاً Reply یہاں پر موجود ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس جو معلومات ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے مجھے جو انفارمیشن دی ہے، وہ یہی ہے کہ جو لوگ برخاست کئے گئے تھے، انہوں نے Violation کی تھی، Violation کی وجہ سے برخاست ہوئے، انہوں نے پھر کورٹ کے ساتھ رابطہ کیا اور کورٹ نے کچھ کو بحال کیا ہے جن کا کورٹ نے کہا ہے، ان کو ہی ہم نے بھی بحال کیا جن کو کورٹ نے Reject کیا، وہ ابھی تک Terminate ہیں، تو میرے خیال میں 2013 کے بعد 767 ملازمین جو ورکر ویلفیئر بورڈ اسلام آباد کی ہدایت پر ملازمت سے برخاست کئے گئے کیونکہ ان ملازمین کی بھرتی Ban period میں ہوئی تھی تو جب وہ Itself illegal تھے، Ban لگا ہوا تھا، اس کے باوجود انہوں نے ان کو اپوائنٹ کیا تو وہ میرے خیال میں ان کو اگر برخاست کیا گیا ہے تو وہ Validly ہوا ہے، ٹھیک ہوا ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اس کی کمیٹی میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: میڈم، یہ جواب جو یہاں دیا گیا ہے، اگر میں وہ پڑھ دوں، منسٹر صاحب کے لئے تو ہو سکتا ہے ان کو آسانی ہو سمجھنے میں، یہاں لکھا ہے کہ "A brief for the honourable Minister for Labour Khyber Pakhtunkhwa for the Assembly Question No. 5455. No. 1. Khyber Pakhtunkhwa Workers Welfare Board has recruited 767 employees in its different Schools on different posts during financial year 2013-2014 Annexure 1. However as Khyber Pakhtunkhwa Workers Welfare Board is funded by Workers Welfare Fund Islamabad and is following the decisions, policies of governing body Workers Welfare Fund Islamabad. All these appointments were therefore cancelled in

March 2014 in the light of directives of Workers Welfare Fund Islamabad vide their letter at Annexure 2.” تو میڈم، یہاں پر تو Clearly لکھا ہوا ہے تو منسٹر صاحب کہاں سے پڑھ کے بتارہے ہیں، ان کو یہ بتایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: امتیاز صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: میڈم، اگر یہ خوامخواہ Insist کرتے ہیں، ٹھیک ہے کمیٹی میں چلا جائے، وہاں پر پھر ان شاء اللہ ہم بھی اپنی Plea پیش کریں گے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Next Question Noor Saleem Khan! Your Question Number is 5456.

* 5456 _ <u>جناب نور سلیم ملک</u>: کیا وزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ خیبر پختونخوا میں Competent Authority موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بورڈ میں Competent Authority کون ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت)</u>: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ورکرز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1971 کے تحت خیبر پختونخوا میں سیکرٹری لیبر ڈیپارٹمنٹ بحیثیت چیئرمین ورکرز ویلفیئر بورڈ Competent Authority ہیں۔

<u>Mr. Noor Saleem Malik</u>: Yes, thank you Madam Speaker.

جی میں نے جو سوال کیا تھا، اس کا جواب مل گیا ہے I am satisfied with the answer۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you very much Noor Saleem Khan. Next Question of Noor Saleem Khan. Again the same, it’s already gone to the Committee, so everything will be discussed there.

<u>Mr. Noor Saleem Malik</u>: Yes.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, thank you very much.

Mr. Noor Saleem Malik: It should be-----
Madam Deputy Speaker: Yes, so 5457.

* 5457 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کو سالانہ فنڈ ملتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2014 سے 2016 تک وفاق سے سالانہ کتنا فنڈ ملا ہے، رقم اور خرچ کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سال 2014 سے 2016 تک وفاق سے مندرج ذیل فنڈ ملا جس کی تفصیل بمعہ خرچ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	وصول شدہ فنڈ	خرچ شدہ فنڈ
1۔	2014-15	2619.851 ملین	1961.459 ملین
2۔	2015-16	1700 ملین	1551.527 ملین
کل:		4319.851 ملین	3512.986 ملین

Madam Deputy Speaker: Next Question Fakhr-e-Azam Khan. Read your Question number, please.

جناب فخراعظم وزیر: شکریہ، میڈم! میرے کوئسچن-----

Madam Deputy Speaker: Just one minute.

نور سلیم خان کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب نور سلیم ملک: کیا میرا سوال نمبر 5457 جو ہے کمیٹی کو ریفر کر دیا گیا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، What I am saying like these Questions are all together، یہ بھی ورکرز ویلفیئر بورڈ کا ہے تو I think کہ جو ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ہیں، یہ سارے چلے جائیں اور ایک جگہ پر-----

جناب نور سلیم ملک: میڈم! ہاں اس کو چلا جانا چاہیئے، اگر آپ اس کا کوئسچن نمبر کے ساتھ Announce کر دیں تو بہتر ہوگا، نمبر لے لیں نا، نمبر نہیں لیا میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کوئسچن نمبر 5457، جی امتیاز صاحب، This is also not regarding that but again is، سالانہ فنڈ You know تو Once for all یہ جو ہے تو Decide ہو جائے گا۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Question No. 5457 also referred to the concerned Committee. Next Question, Fakhr-e-Azam.

جناب فخر اعظم وزیر: شکریہ، میڈم! میرا کوئسچن ہے کہ ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہلے نمبر پڑھیں پلیز۔

Mr. Fakhr-e-azam Wazir: Question No. 5593.

Madam Deputy Speaker: Ji.

* 5593 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا اکنامک ڈیویلپمنٹ زون اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر محسن سید نے چین میں منعقدہ بزنس روڈ شو میں اہم کردار ادا کیا تھا جس کے تحت صوبے میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر کو خورد برد کے الزام میں نیب لاہور نے گرفتار کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایسے غیر ذمہ دار فرد کی تعیناتی انڈسٹریل زون اور صوبے کے مفاد کے منافی نہیں ہے، آیا یہ اقدام اس صوبے کے اربوں ڈالر کے لئے خطرے کا باعث نہیں ہے، نیز صوبائی حکومت نے کس بنیاد پر نیب زدہ / کرپٹ آفیسر کو صوبے میں تعینات کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ آفیسر کو نیب لاہور نے سرگودھا انڈسٹریل پارک کے لئے اراضی کی خریداری میں اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزام میں گرفتار کیا تھا تاہم لاہور ہائی کورٹ نے مورخہ 22 جون 2017 کو مذکورہ آفیسر کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

(ج) مذکورہ آفیسر صنعتی زونز کے قیام کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں اور ان کی زیر نگرانی پاکستان میں کئی صنعتی زونز قائم ہوئے ہیں، اس فیلڈ میں وسیع تجربہ ہونے کے باعث مذکورہ آفیسر کو میرٹ کی بنیاد پر KP-

EZDMC کا سی ای او لگایا گیا تھا، مذکورہ آفیسر کی انتھک کاوشوں کی بدولت مذکورہ کمپنی ایک فعال ادارہ بن گئی ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا کی صنعتی ترقی میں اہم کردار کی حامل ہے، چین میں منعقدہ خیبر پختونخوا سی پیک انویسٹمنٹ روڈ شو میں KP-EZDMC نے اہم کردار ادا کیا جس کی بدولت چین کی پبلک اور پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ مفاہمتی یاداشتوں پر دستخط ہوئے، اس ضمن میں 2014 میں ایف آئی اے فیصل آباد نے انکوائری کی تھی جو الزام ثابت نہ ہونے پر بند کر دی گئی، محسن سید ایک ذمہ دار شخص ہیں، ان کی لاہور ہائی کورٹ سے ضمانت پر رہائی ان الزامات کی تردید ہے۔ مزید برآں ضمانت ہوتے ہی محسن سید صاحب نے اپنی پوزیشن سے استعفیٰ دے دیا تھا اور بورڈ نے اس کو منظور کرتے ہوئے انہیں اگلے سی ای او کی تعیناتی تک کام جاری رکھنے کی ہدایت دی تھی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، میرا کوسچن ہے کہ محسن سید، اس کو آپ نے چیف ایگزیکٹیو خیبر پختونخوا اکنامک ڈیویلپمنٹ زون مقرر کیا ہے اور یہ نیب زدہ ہے کیونکہ اس نے، کیونکہ نیب لاہور نے سرگودھا انڈسٹریل پارک کے لئے اراضی کی خریداری میں اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزام کے تحت گرفتار کیا تھا اور جب ایک بندے کو آپ کروڑوں اور اربوں ڈالروں کی سرمایہ کاری دے رہے ہیں کیونکہ آپ خود تسلیم کر رہے ہیں یہاں پر کہ خیبر پختونخوا اکنامک ڈیویلپمنٹ زون اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر محسن سید نے چین میں منعقدہ بزنس روڈ شو میں اہم کردار ادا کیا تھا جس کے تحت صوبے میں اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری متوقع ہے، آپ کا جواب ہاں ہے، پھر اس میں آپ کہتے ہیں کہ ان کی زیر نگرانی پاکستان میں کئی صنعتی زونز قائم ہوئے ہیں، تو میڈم سپیکر! جب کئی صنعتیں اس کی زیر نگرانی۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب فخر اعظم وزیر: Madam Speaker! I want attention of the House، تو میڈم سپیکر! میرا کوسچن یہ ہے کہ یہ کرپٹ بندہ جس کو Already نیب لاہور نے گرفتار بھی کیا تھا اور اس کو آپ کروڑوں اربوں کی سرمایہ کاری حوالے کر رہے ہیں اور آپ یہ بات خود تسلیم بھی کر رہے ہیں تو میڈم سپیکر! یہ صوبے کے ساتھ ایک بہت بڑا مذاق ہو رہا ہے کہ اتنا بڑا یعنی کہ اتنی بڑی سرمایہ کاری اس صوبے میں ہو رہی ہے اور وہ کرپشن میں ملوث ہے، اس کو نیب نے پکڑا بھی تھا اور بعد میں اس کی ضمانت بھی ہوئی

تھی لیکن میڈم! ضمانت جو ہے یہ کسی بے گناہی کا کوئی سرٹیفیکیٹ نہیں ہے، وہ Still نیب زدہ ہے، تو میرا کوئسچن یہ ہے کہ آپ نے اتنی بڑی سرمایہ کاری نیب زدہ بندے کے کیوں حوالے کی ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: میڈم سپیکر صاحبہ، آفیسر مذکورہ محسن سید کا ذکر ہو رہا ہے جس کو لاہور سرگودھا انڈسٹریل پارک کے لئے اراضی کی خریداری میں اختیارات کے ناجائز استعمال میں نیب نے گرفتار کر لیا تھا اور پھر کورٹ نے اس کو ضمانت پر رہا کر دیا Meaning hereby کہ جب تک Evidence, substantial evidence نہ ہو اور Proofs available نہ ہوں تو Definitely ضمانت بھی دی جاتی ہے اور کیس بھی ختم ہو جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی جب ہمیں اس چارج کا پتہ چلا، اس کے بعد پراونشل گورنمنٹ نے سنجیدگی سے اس پر عمل کیا ہے اور اس وقت 24 ستمبر 2017 کو ابھی ہم نے باقاعدہ جنگ نیوز پیپر میں اشتہار دیا ہوا ہے اور نئے سی ای او کی تعیناتی کے لئے تو میرے خیال میں آپ کا یہ مسئلہ ۔۔۔۔۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم! ابھی تک وہ کام کر رہا ہے اور ابھی تک یہ بھی کلیئر نہیں ہے کہ نیب کے جو کیسز اس کے خلاف ہیں، ان کا Status کیا ہے؟ دیکھیں منسٹر صاحب! ضمانت پر رہا ہونا بے گناہی کا ثبوت نہیں ہے، اس کا آپ مجھے Status بتائیں کہ ابھی تک وہ نیب زدہ ہے کہ نہیں ہے؟ وہ Still نیب زدہ ہے اور Still نیب زدہ ہونے کے باوجود اس کو آپ اربوں کروڑوں روپے کا کام حوالے کر رہے ہیں، وہ بھی چائنا کا، تو اب چائنا کو کیا میسج دے رہے ہیں اور پاکستان کیا میسج دے رہا ہے؟ ایک کرپٹ بندہ Most corrupt یعنی کہ آپ بلی کے سامنے دودھ رکھ رہے ہیں، اس کا مطلب تو یہ ہوا، میڈم! اس کا آپ ذرا Status بتائیں کہ اس بندے کا موجودہ Status کیا ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی امتیاز صاحب، سپلیمنٹری، جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ۔ میڈم سپیکر، جس طرح فخر اعظم صاحب سوال لائے ہیں، یہ تو میرے خیال میں بڑا واضح ہے کہ ایک بندہ جو نیب زدہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس بندے کا تعلق ہمارے صوبے سے نہیں ہے اور میں اس ضمن میں بتانا چاہوں گا کہ اسی حکومت نے الزامات کی بنیاد پر ضیاء اللہ آفریدی کو پارٹی سے نکالا ہے، اسی حکومت نے الزامات کی بنیاد پر اپنی ایک اتحادی جماعت، قومی وطن پارٹی کو ایک دفعہ حکومت سے علیحدہ کیا ہے تو ذرا منسٹر صاحب یہ بھی بتائیں اور ہم اخبارات میں بھی دیکھتے ہیں اور ان کے

لیڈرز سے بھی سنتے ہیں کہ نیب کا جو ادارہ ہے، اسی حکومت کا نیب پر اعتماد نہیں تھا، اسی لئے اس صوبے میں احتساب کمیشن ان لوگوں نے بنایا ہے تو ذرا یہ بھی اگر تفصیل بتائیں کہ خدا نخواستہ خدا نخواستہ پیڈو میں پنجاب سے آپ لوگ لا رہے ہیں، اکنامک زون کی اگر کوئی آپ اتھارٹی بنا رہے ہیں تو پنجاب سے آپ لوگ لا رہے ہیں، اسی طرح معدنیات میں آپ یہی کچھ کر رہے ہیں، انویسٹمنٹ وغیرہ کر رہے ہیں تو پنجاب سے لوگ لا رہے ہیں، اسی طرح جو کنسلٹنٹس ہمارے ہیں، وہ پنجاب سے آ رہے ہیں جو ہمارے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور بورڈ آف گورنرز یہ جو کمیٹیاں آپ بنا رہے ہیں، پنجاب سے لوگ لا رہے ہیں تو کیا یہ حکومت خود اپنے صوبے پر عدم اعتماد نہیں کر رہی ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: عاطف خان۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عاطف خان، اوکے۔

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اس کی اگر میرے خیال میں صرف ڈیٹیل دیکھ لیں تو Its a solve issue، حل ہے، حل اس طرح ہے کہ ایک تو یہ خود کہہ رہے ہیں کہ اس Specific person کی ضمانت ہوئی ہے، نیب کا کیس بننا کسی پر یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ مجرم ہے، نیب کے کیسز حیدر ہوتی پر بھی بنے ہوئے ہیں، نیب کے کیسز ان کے اور بہت سے لوگوں پر بنے ہوئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مجرم ہیں، اور بھی بہت سی پولیٹیکل پارٹیز کے لوگ ہیں جن پر نیب کے کیسز بنے ہوئے ہیں، بہتر یہی تھا کہ اس کو نہ رکھا جاتا، اس کو کہا گیا تو انہوں نے اخلاقی طور پر Resign بھی کیا، جو چیئرمین ہیں، انہوں نے Resign بھی کیا اور جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ ان کا Already اخبار میں اشتہار آ بھی گیا لیکن صرف تھوڑا سا جو پیریڈ تھا، اس کے لئے ان کو بولا گیا کہ آپ فی الحال Continue کریں کہ جو پراسیس ہے، وہ Suffer نہ ہو، تو نمبر ون کہ نیب کے کیسز تو یہ باقی لیڈرز پر بھی ہیں تو کیا وہ سارے بھی Resign کر دیں؟ یہاں تو ایک سابق وزیراعظم صاحب ہیں، ان کو تو سپریم کورٹ نے بھی کہہ دیا اور ان کے خلاف فیصلہ دیا ہے مگر وہ پھر بھی پارٹی کا صدر ہو سکتا ہے تو ایک طرف تو یہ Criteria ہے اور دوسری طرف اگر ایک آدمی پر صرف نیب کا کیس بنا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو ہٹایا جائے، وہ پنجاب سے ہے، تو میرے خیال میں اس سے ہٹ کر ہمیں ان چیزوں کو دیکھنا چاہیئے، اگر کسی دوسرے صوبے کا ایک آدمی ایک کام کے لئے Competent ہے جس طرح انہوں نے پیڈو کا کہا یا باقی

بورڈ کا کہا، ہمارے صوبے کے بھی بہت سے لوگ پنجاب میں کام کر رہے ہیں تو کیا ان کو سارے پنجاب سے نکال دیں یا ہمارے صوبے کے لوگ کراچی میں بھی کام کر رہے ہیں، سندھ میں بھی کام کر رہے ہیں تو آیا ان کو کراچی اور سندھ سے نکال دیں، پھر تو یہ ایک ملک نہ ہوا؟ اصل بات یہ ہے کہ جو Competent لوگ ہوں گے، ظاہری بات ہے ان کو اپنے صوبے میں Priority دی جاتی ہے مگر جب ایسے لوگ صوبے سے میسر نہ ہوں تو پھر Competent لوگ ہمیں جہاں سے بھی ملتے ہیں، ان کو لیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نیب کا کیس بننے پر Specific person، یعنی اکنامک زونز کے جو سی ای او ہیں، انہوں نے Resign کر دیا تھا لیکن صرف تھوڑے سے ٹائم کے لئے ان کو یہ کام سونپا گیا، اشتہار Already آ چکا ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان سے Regular continue نہیں کرانا چاہتے لیکن صرف وہ سٹاف کی جو Arrangement ہے، اس کے لئے ان کو کیا جا رہا ہے تو میرے خیال میں اس پر یہ ایک Explanation کافی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، فخر اعظم پہلے بولیں، ان کا کوئسچن ہے، فخر اعظم خان۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم سپیکر، میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ اپنے جواب کی طرف آئیں کیونکہ وہ ادھر ادھر کی بات نہ کریں، فی الحال جس بندے پر اعتراض ہو رہا ہے، ایک بندے کا سوال ہے اور ایک بندے کی خاطر آپ پورے ادارے کو تباہ کر رہے ہیں تو میرا کوئسچن یہ ہے کہ اس پر نیب میں Already کیس چل رہا ہے، جب تک اس کا کیس حل نہ ہو تو اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کا سربراہ ہو، لہذا اس کو کمیٹی کے حوالہ کیا جائے تاکہ Thrash out ہو، پتہ چلے کہ اس میں حقائق کتنے ہیں؟ ابھی تک وہ نیب زدہ ہے اس پر کیس چل رہا ہے تو جب ایک بندے پر کیس چل رہا ہو تو آپ اس کو کس طرح سربراہ مقرر کر سکتے ہیں منسٹر صاحب! یہ تو پھر زیادتی ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عاطف خان۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: اصول ایک ہونا چاہیئے، دو اصول نہیں ہونے چاہئیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف ان پر کیس بنا ہے تو اس بنیاد پر آپ انہیں ہٹا دیں (مداخلت) یہ آپ کی طرف متوجہ ہوں میڈم سپیکر۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عاطف خان کو بولنے دیں، پھر جب میں آپ کو فلور دوں گی تب آپ، آپ بیٹھ جائیں فی الحال، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم، اصول ایک ہونا چاہیئے، اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اس بنیاد پر ہمیں اس کو ہٹانا چاہیئے کہ اس پر نیب کا کیس بنا ہے جو ابھی ثابت نہیں ہوا مگر ہم پھر بھی اس کو ہٹانا چاہتے ہیں اور اشتہار بھی دے دیا، ہم پھر بھی یہ خیال رکھ رہے ہیں لیکن یہ جو کہہ رہے ہیں، ان کی پارٹی نے جس پر نیب کے کیسز تھے، انہیں ملک کا صدر بنادیا، انہیں ملک کا صدر بنادیا تو وہ خیر ہے اور اگر صرف تھوڑے سے ٹائم کے لئے، اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جی وہ Continue کر رہا ہے تو اخبار میں۔۔۔۔

(شور / قطع کلامی)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تو میں تو یہی بات کر رہا ہوں اگر نیب کے۔۔۔۔

ایک رکن: زرداری کی بات کر رہا ہے، زرداری کی بات کر رہا ہے۔

(شور)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ایک منٹ میں۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please. Yes.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ زرداری صاحب کو جب انہوں نے صدر بنایا تو اس وقت ان پر نیب کے کیسز تھے یا نہیں؟ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ جب زرداری صاحب کو صدر بنایا اس وقت ان پر نیب کے کیسز تھے یا نہیں؟ ان کو اگر ملک کا صدر بنایا جا سکتا ہے تو میں تو اس کو Defend نہیں کر رہا کہ اس پر نیب کا کیس نہیں ہے، اس پر ان کو (تالیاں) وہ کرنا چاہیئے تو کم از کم تھوڑے ٹائم کے لئے وہ ہے، اشتہار آ گیا ہے، ان کو عنقریب جیسے ہی وہ نیا آئے گا، ان کو Replace کر دیا جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم، فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، بات اس طرح ہے کہ یہ اپنے جواب کی طرف آئیں، آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور کمیٹی میں یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس بندے کی اہلیت کیا ہے، اس کے کیا حقائق ہیں؟ Already یہ نیب زدہ ہے اور اس کے خلاف چارجز ہیں، سب کو پتہ ہے اور اوپر سے اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری بھی یہ خود مانتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب، ایک منٹ، وہ کہہ رہے ہیں عاطف خان بھی کہہ رہے ہیں، امتیاز قریشی بھی کہہ رہے ہیں کہ Its already been advertised in the paper for the new sort of Chief Executive whatever you know، اب ایڈورٹائزمنٹ ہو گئی ہے اس کی

تو I am playing neutral but I am just you know saying that، اگر ایڈورٹائزمنٹ ہو گئی ہے، جی امتیاز صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں Further clarification کرتا ہوں جی کہ اس میں باقاعدہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب! آپ بولیں، لاء منسٹر بولیں۔

وزیر قانون: کمپنی ایکٹ کے تحت بورڈ آف ڈائریکٹرز کو یہ اختیار حاصل ہے کہ جب تک نیا سی ای او نہیں آتا تب تک وہی کام کرے گا، تو میرے خیال میں ان کو یہ پتہ نہیں ہے، یہ جو ان کا اعتراض ہے تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ Already انہیں ہم خود ہٹا رہے ہیں، انہوں نے Resign بھی دے دیا ہے تو ہماری ان سے یہ ریکویسٹ ہے اور یہ اختیار کمپنی ایکٹ کے تحت بورڈ آف ڈائریکٹرز کو حاصل ہے کہ وہ تب تک اس کو رکھ سکتے ہیں جب تک دوسرا آ کر چارج نہ سنبھال لے، وہ اس وقت تک فارغ نہیں ہو سکتے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you very much. Minister Finance! You going to response to Gul Sahib Khan.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر، میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کے سوال کا جواب انہوں نے دے دیا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، وہاں پہ پتہ چل جائے گا، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی، میں ہر روز اس اسمبلی میں سنتی ہوں، یہ کیا چیز ہوتی ہے؟ (قہقہے) دودھ کا دودھ، پانی کا پانی، ہر وقت یہی لفظ، جی فنانس منسٹر! آپ ذرا Please respond کریں کل جو بہت زیادہ ہنگامہ ہوا تھا یہاں پہ، فنانس منسٹر پلیز۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ۔ میڈم سپیکر، کل گل صاحب خان صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اور اس پہ محمود جان صاحب، ملک قاسم صاحب اور دیگر دوستوں نے بھی اپنا اظہار خیال کیا تھا، ایک تو اس وقت ماحول کچھ اس قسم کا بنا تھا کہ زیادہ شور ہوا، گل صاحب خان صاحب اور ان کے ساتھیوں نے جو بات اٹھائی تھی، وہ ٹھیک ہے اور انہوں نے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، کمیٹی کے حوالے۔

وزیر خزانہ: تو میرے خیال میں میڈم سپیکر! ان کو یہ، میں اس کو Respond کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو بات کی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا فنانس منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، مصیبت یہ ہے کہ میں یہاں سے بول نہیں سکتی، اگر میں وہاں بیٹھی ہوتی تو میں یہ کہتی کہ اس کی ایڈورٹائزمنٹ ہو گئی ہے، اس آدمی نے Resign کر دیا ہے تو کمیٹی میں۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: وہ وہاں پہ موجود ہے اور کام کر رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان، 'کونسیجز آور' ویسے بھی ختم ہوا ہے، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم، Simple سی بات یہ ہے کہ انہوں نے Resign کر دیا ہے اور کمپنی کے جو ہیڈ ہیں، انہوں نے انہیں ریکویسٹ کی ہے کہ آپ فی الحال Continue کریں، جب تک نیا بندہ نہیں آتا اس وقت تک، مہینے یا دو مہینے کے لئے آپ فی الحال Continue کریں، اشتہار آ گیا ہے، صرف اتنی سی بات ہے، اشتہار Already آ گیا ہے، جیسے ہی نیا بندہ آئے گا تو وہ Automatically ختم ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امتیاز قریشی صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم، اس میں میرے خیال میں بہت ڈسکشن ہو چکی ہے، یہ کمیٹی کے لئے کہتے ہیں، میں اس پہ رضامند نہیں ہوں اور یہ خواہ مخواہ کہتے ہیں، خواہ مخواہ اگر یہ Insist کرتے ہیں تو اس پہ پھر ووٹنگ ہو جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ووٹنگ؟

وزیر قانون: جی ہاں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ووٹنگ کرا لیں Is it the desire of the House that the Question, asked by the the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

__محترمہ ڈپٹی سپیکر:__ آپ ذرا کھڑے ہو جائیں (قہقہے) سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تالیاں)

__Madam Deputy Speaker__: Okay, those who are against it may say 'No'.

__Members__: No.

__Madam Deputy Speaker__: Stand up, stand up, stand up thosewho are against it may say 'No'. Okay, (Interruption) The question, (Interruption) please order in the House, you can sit down now, the treasury benches you can sit down.

(Counting was carried)

__Madam Deputy Speaker__: So the announcement is: 32 from the Treasury and 22 from the Opposition, so the Question is defeated.

(Applause)

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

5419 _ __محترمہ ثوبیہ شاہد:__ کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں صنعتیں روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت گرتی ہوئی صنعت کی بحالی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

__جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت):__ (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ صوبہ بھر میں صنعت و حرفت روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے۔

(ب) موجودہ حکومت نے صنعت کی ترقی کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں۔ صوبہ بھر میں صنعتوں کے قیام میں تیزی لانے کے لئے پبلک سیکٹر کمپنی خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (KP-EZDMC) کا قیام عمل لایا گیا ہے جس کی شبانہ روز کاوشوں سے چائنا پاکستان اکنامک کاریڈور (CPEC) کے لئے چار بڑے صنعتی زونز، حطار انڈسٹریل زون 1000 ایکڑ اور 424 ایکڑ، رشکئی انڈسٹریل زون 2600 ایکڑ، جلوزئی انڈسٹریل زون 257 ایکڑ اور ڈی آئی خان انڈسٹریل زون 3000 ایکڑ کے قیام کے لئے عملی طور پر پیشرفت کی ہے۔ خیبر پختونخوا میں 2291 کارخانے چل رہے ہیں اور ان کارخانوں میں تقریباً 120,000 ہنر مند کام کر رہے ہیں۔ حکومت خیبر پختونخوا نے سرمایہ کاروں کی

سہولت کے لئے پر کشش صنعتی پالیسی 2016 بنائی ہے جس سے مقامی اور بیرونی سرمایہ کاریکساں مستفید ہوں گے، اس پالیسی کے تحت صوبہ بھر کے SEZ میں صنعت کے لئے زمین کی خریداری پر 25 فیصد رعایت دی جائے گی، سود کی شرح میں رعایت اور سپیشل یونٹس میں بجلی کے بلوں پر 25 فیصد رعایت دی جائے گی، وفاق کی جانب سے ایک بار کیپیٹل گڈز کی امپورٹ پر ڈیوٹی سے استثنیٰ اور دس سال تک ٹیکس میں رعایت حاصل ہو گی، ان صنعتی مراعات کے لئے صوبائی حکومت نے فنڈ مختص کر دیئے ہیں جن کی فراہمی KP-EZDMC یقینی بنائے گی۔ حکومت ان اکنامک زونز کی بدولت آنے والے چینی سرمایہ کاروں کو بڑے پیمانے پر متوجہ کر رہی ہے، اس کے علاوہ محکمہ صنعت و حرفت کے سمال انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بورڈ نے صوبے میں چار نئے صنعتی اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا ہے جس میں سے سمال انڈسٹریل اسٹیٹ چارسدہ، درگئی، ایبٹ آباد II کے پلاٹس کارخانہ داروں کو الاٹمنٹ کے لئے مشتہر کئے جا چکے ہیں اور الاٹمنٹ جاری ہے، انڈسٹریل پلاٹس تقسیم ہو چکے ہیں اور نئے کارخانوں کے قیام پر کام جاری ہے، ان کارخانوں کی تکمیل کے بعد ہزاروں کی تعداد میں ہنر مند اور غیر ہنر مند افراد کو روزگار کے مواقع میسر ہوں گے۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سوات کے لئے زمین کے حصول کے لئے پیسے ضلعی حکومت سوات کو دیئے جا چکے ہیں، زمین کے حصول کے فوراً بعد پلاٹس کارخانہ داروں کو الاٹمنٹ کے لئے مشتہر کر دیئے جائیں گے، مزید برآں صوبہ کی صنعتی پالیسی 2016 میں سرمایہ کاروں کو نئے کارخانے لگانے کے لئے مراعات دی گئی ہیں۔

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: 'Applications': There are some leave applications, Iftikhar Ali Mashwani, Sikandar Khan Sherpao , Dina Naz Sahiba, Is it desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Leave is granted.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر، آپ نے Put نہیں کیا ہاؤس کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر، آپ ہاؤس کو Put کریں گی ہم جواب دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاؤس سے تو، I did ask the Question from the House، یہ میں نے کیا ہے، Is it desire of the House that leave may be granted، یہ میں نے۔۔۔۔

اراکین: یس، یس۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Deputy Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Call attention of Sahibzada Sanaullah.

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر، یہ کال اٹینشن نمبر 1260 ہے کہ PK-93 میں ترقیاتی سکیمیں بند پڑی ہیں، اگر یہ سکیمیں شروع نہیں کی جاتیں تو عوام سڑکوں پر آ جائیں گے۔

میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ PK-93 میں جو کام ہمارے بند پڑے ہیں، یہ جو Last year جو Releases ہو گئی تھیں، جو ہماری Allocations تھیں، وہ نہیں ہوئیں اور میرے پاس ثبوت موجود ہے کہ جو Allocations اے ڈی پی میں ہو گئی تھیں، وہ ابھی تک ہمیں ریلیز نہیں ہوئیں حالانکہ PK-91 اور 92 میں 94، 95 وغیرہ میں وہ Releases ہو چکی ہیں۔

میډم سپیکر، خبره دا سې ده چې یو طرف ته اسلام او انصاف دے او بل طرف ته دا د بې انصافئ او د بې اسلامئ دا حد دے، زه داسې وایم چې زمونږه کوم سکیمونه چې Allocation ئې هم راته شوے دے او راکړے شوی دی، د پیسو ایلوکیشن شوے دے، په اے ډی پی کښې ما ته هغه Releases نه کیږی او بل طرف ته زما سره هم په هغه یوه ضلع کښې نورو حلقو ته کیږی نو زه دا، میډم سپیکر۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Ji I am listening; I am listening; okay carry on.

صاحبزادہ ثناء اللہ: نو وزیران صاحبان خو نشته، نه جی عنایت الله خان صاحب شته، ځکه چې د هغه سره هم Related ده۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر به جواب درکړی جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: فنانس منسټر صاحب خو به جواب په سل کاله کښې هم رانکړی او نه ئې راکولې شی ځکه چې دا بې انصافی خو ئې کړې ده، دا بې انصافی خو شوې د ده د لاسه ده، زه داسې وایم چې Concerned Minister ما ته هغه جواب راکړی، ځکه زه تاسو ته دا ثبوت باندې ښایم، دا اوګورئ، دا په 2016-17 د اے ډی پی هغه کاپی ده چې کوم کښې ایلوکیشن شوے دے، میډم سپیکر! چونکه د فنانس منسټر سره هم Related خبره ده، میډم سپیکر! توجه غواړم۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Carry on; I am listening, carry on.

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر، فنانس منسټر صاحب هم په دیکښې شامل دے، کله چې Releases د فنانس نه کیږی، دلته Allocation 5 million دے، په یو ځائې کښې هلته 12 million releases شوی دی، دا کاپی موجود ده ما سره، په کوم ځائې کښې چې 20 million allocation دے، هغلته دو ملین هم نه کیږی نو زه دا وایم چې فنانس منسټر صاحب په کومه کھاته باندې ځان نانګاره کړے دے او Releases چې کوی نو د بې انصافئ سره ئې کوی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، فنانس منسٹر، آپ پہلے کل کا وہ جواب دیں گے، پھر اس کا جو گل صاحب خان، وہ شروع سے قصہ سنائیں۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یو خو ګل صاحب خان صاحب، ملک قاسم صاحب، محمود جان صاحب او نورو ملګرو چې رائلټی باندې کومه خبره کړې وه، اصولی طور باندې د دوئ خبره بالکل ټھیک ده، Constitutionally هم د دوئ خبره ټھیک ده، که په هغې کښې Delay شوے وی یا په هغې کښې څه ټیکنیکل وجه وی، هغه په خپل ځائې ده خو سپیکر صاحب رولنګ ورکړے دے نو زما دا خیال دے چې په دس دن کښې دننه دننه دا ریلیز اوشی او کاپی د هم اسمبلئ ته را اولیږلې شی۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Very good.

وزیر خزانہ: چې دا بالکل په دیکښې څه خبره پاتې نشی۔ (تالیاں) دویمه خبره هغه شاعر وائی چې:

؎ په مینه محبت مو کړه راتوله دنیا خپله
په مینه محبت مو کړه راتوله دنیا خپله

بابک صاحب!

په تریو تندی مو کور راتړولولو، راتول مو نکړو

اول خو زه ثناءالله خان صاحب ته بالکل جواب ورکول په دغه کښې ځکه چې د هغې Concerned Minister صاحب، لاء منسټر صاحب د هغې جواب ورکول وو، هغه راغلو دلته، لهذا حکومتی پالیسی اصول ئې دا دی چې ففټی پرسنټ Release across the board هر چا ته شوی دی او فنانس کړی دی، Concerned department ته تلی دی، Concerned department further بیا هغوی ته ریلیز کوی او بیا هغې کښې ګوری چې یره په جون کښې کوم سکیم کمپلیټ کیدې شی، کوم نشی کیدې نو هغې ته زر زر ریلیز کوی، هسې یوائې د ده حلقه نه ده، په ټولو حلقو کښې تکلیف شته او مونږه غواړو چې یره دا تکلیف ختم شی، دا د ده پرسنل خبره نه ده، دے جذباتی دے، دے چونکه Experience ئې نشته دے، پخپله خبره باندې پوهیږی نه خو د ده خبرې سره اصولی طور زه اتفاق کوم او د ده چې کوم مسائل وی او څه مشکل وی، هغه د خپل ډیمانډ د متعلقه ایکسیئن په ذریعه باندې هغه خپل ډیپارټمنټ ته، سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ ته خصوصاً مونږه انسټرکشنز ورکوؤ چې هغه د دوئ سکیمونو ته چې کوم ایلوکیشن شوے دے نو د هغه د پالیسئ مطابق ففټی پرسنټ ورته خامخا اوشی او مزید نیکسټ هم زما په خیال باندې د هغه د پاره د تیاری اوشی، لهذا زمونږه دا ټوله صوبه یو کور دے، مونږ د دې ټولو یو شان قدر کول غواړو، احترام ئې کول غواړو او دا ټول ممبران زمونږ د پاره قابل احترام دی، هیڅ Personal grudges نه د چا سره ساتل دی او نه د دې هاؤس ډیکورم دے، نو زه ثناء الله خان صاحب هغه خپل کیس، زه به ئې پخپله هم او فلور آف دی هاؤس هم ما دا خبره اوکړه، سی اینډ ډبلیو ته به مونږه انسټرکشن ورکړو چې هغوی د هم دا فوراً د دوئ د هم ازاله اوکړی۔

__محترمہ ڈپٹی سپیکر:__ صاحبزاده صاحب! هغوی خو Agreed شو چې بس جی۔

__صاحبزادہ ثناءاللہ:__ میډم سپیکر! زه خو ډیر په ادب سره د دې مظفرسید ورور دا خبره چې کومه ده اوکړه چې یره دے پرې نه پوهیږی نو د پوهیدو او د نه پوهیدو خو خدائے ته پته ده او دې ټولې دنیا ته پته ده چې زه نه پوهیدم نو ما به تا ته دا

ریکارډ ښودلې نه وو خو زما خیال دے چې ته پخپله په دې نه پوهیږې چې د ریکارډ نه انکار کوې، دا چې کوم Releases شوی دی، دا د هغې کاپی ده چې کوم باندې په دې کال اوس Releases شوی دی، میډم سپیکر! دا اے ډی پی نمبر دے، 1144 ئې د سکیم نمبر دے، "100382 Construction of Sairay Kalkot to Thall Kumrat road, 10 km" دے، 5.325 ده ته ریلیز شوی دی، د دې سره نزدې بل یو سکیم دے 1146 چې هغه شینګاړه دره روډ دے، 24 ملین هغې ته Releases شوی دی او ورسره دغه شان د هاتن درې روډ دے چې هغې ته 35.977 million releases شوی دی، دا تقریباً یو دوه، درې، څلور، پینځه، شپږ، اووه، اته، نهه، لس، یوو لس، دو لس، دیار لس، څوار لس صرف دا څوار لس ما راوړی دی، په دیکښې زما یو نیم سکیم دے چې زما د هغې Estimate چې دے، هغه ما سره دا دے، په دې اے ډی پی کښې موجود دے چې هغې ته د اے ډی پی کتاب د 91 نه واخله د 97 پورې د دیر اپر او د دیر لوئر حلقې دی، میډم سپیکر! زما د یو روډ چې هغه د 93 سره د اے ډی پی نمبر 1156 دے او بل روډ زما چې دے، هغه 597 ملین د هغې Estimate دے، هغې ته صرف دس ملین کیږدی، زما مقصد دا دے چې کوم کښې د دوئ حلقه ده، دا کتاب موجود دے، دا ما لیکلی دی، 91,92 ما ټولې حلقې لیکلی دی چې په کوم ځائې کښې دوئ ته دو سو او تین سو ملین دی نو هغې ته 35 او 70 او 40 ملین Releases کیږی او ما ته دس ملین په پانچ سو 97 کښې کیږی۔ میډم سپیکر! دا خبره د ده ټهیک ده چې دا Related د سی اینډ ډبلیو سره ده خو یوائې د سی اینډ ډبلیو خبره نه ده، په لوکل ګورنمنټ کښې هم دا پوزیشن دے، زما ټول کارونه بند شوی دی، د دوئد لاسه که د ده د نهاګ درې روډ دے، که د سلطان خیل درې روډ دے، که د کارو درې روډ دے، که د روغانو روډ دے، میډم سپیکر! سوری، میډم سپیکر! زما کلی ته یو پل دے چې سراج الحق صاحب ئې بدست مبارک پخپله افتتاح کړې ده او د هغې 60 ملین Estimate دے او په الیکش کښې ئې افتتاح کړې وه، نن هغه پل په آخرنی Stages کښې دے خو چې کله بیا ووټ ورته ملاؤ نشو نو د انصاف دې علمبردارانو د هغې فنډ اوس بند کړے دے، زه داسې وایم چې دا جمهوریت دے او په جمهوریت کښې ټهیک ده چې

افرادو به زه Select کړے یم، د حلقې عوامو به ما له ووټ را کړے وی خو دا خو دا خبره خو نه ده چې ته په هغې باندې کارونه بند کړې، دا د هغه کارونو پیسو باندې افتتاح هم کړې ده او کارونو ته پیسې هم اوس نه ورکوئ، میډم سپیکر! او دا زه فلور ګواه کوم چې هم د دې ملګرو، یو منسټر صاحب نوم ئې نه اخلم، د روژې مبارکه میاشت ده، د روژې مبارکې میاشت کښې ما ته دا الفاظ یاد دی چې مونږ دا فیصله کړې ده چې په دیر بالا کښې به په PK-93 کښې به د یو روپۍ ترقیاتی کار نه کیږی۔ میډم سپیکر! زه دا فلور ګواه کوم چې دا بې انصافی ده، دا به دوئ ډوب کړی، اوبه ئے سی، ختم به ئې کړی ان شاء الله تعالیٰ، په دې باندې پختون قوم څوک نشی رام کولې او نه پختون قوم په زغلولو او په تنګولو باندې څوک خپلولې شی۔ شاعر چې په کوم انداز باندې وائی----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے تهینک یو، را اورسیدو جی د فنانس منسټر۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر! حقیقت دا دے چې دا سنجیده هاؤس دے او په دیکښې مبالغه هم نه ده پکار، په دیکښې لفاظی هم نه ده پکار، که ځان دې ته جوړ کړی چې زما په میډیا نوم راشی، زه دا خبره هم نه کوم، ما اوویئل چې دا اصولی خبره ده، فلور آف دی هاؤس زه دا ثابتولې شم چې دا Across the board د ګورنمنټ چې څومره Allocation کړے دے، پی اینډ ډی ډیپارټمنټ کړے دے او بیا ئې Okay, thank you فنانس ته وئیلی دی او فنانس بیا Fifty percent releases کړیے دی، په دیکښې هیڅا سره هیڅ، نو زه چیلنج کوم چې دے کومه خبره کوی نو دے د دا خبره ثابته کړی چې یره ده ته کوم Allocation شوے دے، هغه Fifty percent release شوے دے او که نه دے شوے ؟ که هغه Release نه وی شوے نو بیا د فنانس په پارټ باندې دا خو که Release شوے وی نو بیا دا Finance د پی اینډ ډی سره Tackle کول غواړی، بیا د دے Properly خپل کیس پراسیس کړی او مونږ به ورسره تعاون اوکړو، مخکښې به سی ایم صاحب ته ګورنمنټ ته خبره اوکړو چې واقعی په کوم ځائې کښې پیسه کمه Allocate شوې ده او سکیم په ټپه ولاړ دے نو چې هغې ته پیسه Allocate شی، چرته هم داسې خبره نشته، که ته د دې نه پس اخوا ځې نو بیا به د هغې جواب زه بدل شان ورکوم۔ میډم سپیکر صاحبه! اعزاز الملک چې خبره اوکړی نو بیا زه----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے،اعزازالملک افکاری،اعزازالملک افکاری صاحب کا مائیک آن کر دیں پلیز۔

جناب اعزازالملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحبه، زه د صاحبزاده ثناءالله صاحب د بعضو خبرو سره اتفاق لرم، چونکه د هغه اندازه داسې دے چې هغه ښه خبره هم په داسې طریقه باندې اوکړی چې هغه مناسب نه وی نو دا مسئله زما په حلقه کښې هم ده، PK-95 کښې 18 کروړ روپئ دا صرف د ټهیکیدارانو پاتې دی او د 2014-15 سیکمونه هم دا شان پراته دی، روډونه وران شوی دی خو جوړ شوی نه دی، مونږ بار بار د سی ایم صاحب سره ملاقات اوکړو خو آخر په دغه یو بیت باندې مجبور شوم چې که د یو څو خلقو حکومت وی نو صفا اووایئ (تالیاں) که د یو څو خلقو حکومت وی نو صفا اووایئ چې مونږ په ځان پوهه شو، ځان لا چرته لار اوګورو، مونږ درته د خپلې میرې مور ځامن ښکارو، ستا چې اخبار کښې د اربونو اشتهار اوګورو۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: میډم! زه څه ویئل غواړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے،بابک صاحب نا بس، په کال اټینشن ډیر ډسکشن اوشو، Now I want Law Minister you should come in between and like نور ډسکشن پرې نشو کولې، ډیره ایجنډه پاتې ده جی، او کے ، بابک صاحب، زه ناست به یو تر ماسخوتن پورې۔

جناب سردار حسین: میډم، دا مهربانی به کوئ چې لږه د فراخدلۍ مظاهره کوئ کنه، دا منسټر فنانس چې کومه خبره اوکړه، بالکل هغه صحیح خبره اوکړه، ثناء الله صاحب چې کومه خبره اوکړه، Technically Finance Minister صاحب وائی چې Releases چې دی Releases، دا ففټی پرسنټ Across the Board شوی دی، بالکل ذ ده سره هم اتفاق کوم، منسټر صاحب، افکاری صاحب چې کومه خبره اوکړه، آیا د دې فلور نه منسټر صاحب پاڅی چې دا آخری بجټ دے ، آخری بجټ او په دې باندې ډیر ځل ډسکشن اوشو، بیا د دې په جواب کښې به خبره کیده چې په تیر حکومت کښې هم داسې شوی وو، زه د تیر حکومت د نمائنده په حیث ما دا ډیمانډ اوکړو چې پارلیمانی کیمټی جوړه کړئ او د یوې

یوې حلقې چې که هغه د اپوزیشن ده، که هغه د حکومت ده، هغه کمیټی د خپل رپورټ راؤړی او په هاؤس کښې د پیش کړی. میډم سپیکر! نن تاسو سوچ اوکړئ چې دا د دې صوبې وسائل آیا دا د دې حکومت ذاتی جاګیر دے؟ آیا دا اختیار د دوئ دے؟ آیا دا مرکز نه چې کوم مشکلات دی، د مرکز نه مونږ ته خپل حق نه ملاویږی، دوئ په دې آخری کال کښې د اپوزیشن نه څه توقع کوی، د دوئ دا خیال دے، یعنی څلور کاله چې د دې صوبې وسائل دوئ په سیاسی بنیادونو باندې، زه بالکل د افکاری صاحب چې خبره اوکړه چې دا هم نه، حکومتی ارکانو ته ئې ټوټل خلقو ته ئې فنډ ورکړے دے، دا چې نوښار څوک یاد وی، زه د دې سره اتفاق نه کوم، په نوښار کښې خو قربان صاحب هم راځی، په مردان کښې ټول مردان یاد وی نو یو دوه حلقو ته او خبره د صوابئ څوک یادوی، یادول ئې نه دی پکار، د یو حلقې یا د دوه حلقو خبره پکار ده، که لوئر دیر څوک یادوی نو هغه د لوئر دیر زمونږه معزز ممبر صاحب پاڅیدو، که اپر دیر یادوی نو محمد علی روزانه او نن دلته نشته، هغه د اپوزیشن نه سیوا ژړا فریاد کوی. میډم سپیکر! دا ستاسو هغه انصاف دے، دا د دې حکومت هغه انصاف دے، دا هغه مساوات دی او دلته چې مولانا صاحب کله تلاوت کوی، تلاوت د قرآن آیات وائی، د قرآن آیات وائی او په هغې کښې هم دغه خبره کوی چې دا په انصاف کښې ډنډی مه وهئ، دا څلور نیم کاله چې دې حکومت په دې انصاف کښې کومه ډنډی اووهله او بیا ورله الفاظ څنګه پیدا کوی چې که مونږ خبره کوؤ، افسران د پنجاب نه راولی نو وائی چې کوم ځائې کښې Competent وی، ولې خدائے مه کړه، ستا په صوبه کښې Competent افسران نشته؟ میډم سپیکر، دا څومره ذاتیات چې اوشو، د دې صوبې دا وسائل چې په کوم شکل باندې د پرسنټیج په بنیاد باندې تقسیم شو، د پرسنټیج په بنیاد باندې آیا دا کرپشن نه دے؟ دلته قومی وطن پارټئ په حکومت کښې ناسته ده، د قومی وطن پارټئ پارلیمانی لیډر پاځی، هغه د اپوزیشن په حق کښې ووټ ورکوی او د هغوی ممبران ناست وی، ولې دا د خدائے د پاره ناست دی، دا هارس ټریډنګ نه دے، دا هارس ټریډنګ چا اوکړو؟ دلته د جمعیت یو ممبر ناست دے، د جمعیت پارلیمانی لیډر پاځی، هغه د اپوزیشن په حق کښې ووټ ورکوی او هغه

ممبر ناست وی، میډم سپیکر، ستاسو نه تپوس کوم، دا د خدائے د پاره ناست دے؟ دا هارس ټریډنګ دے، په سیاسی بنیادونو باندې دا د صوبې وسائل تقسیمول، که د دوئ دا خیال وی (تالیاں) څنګه چې ثناء الله صاحب خبره اوکړه خو زه بعضې د اپوزیشن ممبرانو ته هم حیران یم چې کله د ووټ خبره راشی نو نیم حکومت سره وی او نیم اپوزیشن سره وی، په جار باندې اپوزیشن اوکړئ، په جار د دې صوبې د حق خبره اوکړئ، په جار د خپلو حلقو نمائندګی اوکړئ، بیا به دا نوبت نه راځی (تالیاں) میډم سپیکر، ستاسو د چیئر نه مونږ دا ډیمانډ کوؤ، ستاسو د چیئر نه مونږ دا ډیمانډ کوؤ چې دا د اپوزیشن ممبران چې ما مخکښې هم په دې باندې خبره کړې وه، د دوئ ګناه صرف دا ده چې دا د اپوزیشن ممبران دی، د دوئ ګناه صرف دا ده چې دوئ د حکومتی پارټئ سره تعلق نه لری، نن په ایماندارئ چې فنانس منسټر پاځی، په ایماندارئ او زه ئې چیلنج کوم که زما دا چیلنج دوئ قبول کړو چې په دې پینځه کاله کښې 30 پرسنټ فنډ چې دے، دا تاسو اپوزیشن ته نه دے ورکړے، اویا پرسنټو نه سیوا نو زما دا چیلنج دے، دا قبول کړئ، پارلیمانی کمیټی د جوړه کړی او هغه کمیټی د راشی او په دې هاؤس کښې د خپل رپورټ جمع کړی، بیا دا خبره مونږه څنګه کوؤ، چې زمونږ د پاره ټول ممبران قابل احترام دی، دا احترام مونږه څه ته وایو؟ مونږ دا خبره کوؤ چې دا استحقاق د هرچا دے، بیا په دې خبره کوؤ چې دا استحقاق مونږه څه ته وایو، دا د دې صوبې د وسائلو نه دوئ خپل جاګیر جوړ کړے دے، جوړ ئې کړئ ترینه، دا د پښتو متل دے، دا د سر ویښته دی، 2018 الیکشن به اوشی، خپل نیتونه ښکاره کړئ، دا اولنئ اسمبلی ده، سپیکر صاحبه! اولنئ اسمبلی، زه ډیر په معذرت سره خبره کوم، زه د قومی اسمبلئ سپیکر ته ګورم، ډیر په معذرت سره، ډیر په معذرت سره، زه د سندھ اسمبلئ سپیکر ته ګورم، زه د بلوچستان اسمبلئ سپیکر ته ګورم، زه د پنجاب اسمبلئ سپیکر ته ګورم، ما سپیکران په جلسو کښې نه دی لیدلی، ما سپیکران په دهرنو کښې نه دی لیدلی، ما سپیکران د خپلو پارټو ټوپئ نه دی اچولی، دا ستاسو تبدیلی ده، دا هغه انقلاب دے؟ (تالیاں) دا هغه انقلاب دے، سیاسی خلق بیا دا څه خبره شوه، د پنجاب نه افسران راولا، د پنجاب نه سرمایه دار راولا، د پنجاب

نه کنسلټنټ راولا ، د څه د پاره ئې راولا چې په پنجاب کښې د قومی اسمبلئ 188 سیټونه دی، د پنجاب ووټ پرې Oblige کوئ د صوبې په وسائلو باندې، د صوبې د آمدن په ذریعه باندې۔ میډم سپیکر صاحب، ما ته پته ده، زمونږ خبرې ډیرې ترخې دی، په حکومت لګې ترخې او بیا په دغه کرسئ چې تاسو ناست یئ، په تاسو ډیرې ترخې لګی، بخښنه غواړم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ستاسو پښتو دومره ښکلې ده چې زه وایم چې تاسو لګیا اوسئ، زه اؤرم دومره ښکلې پښتو وایئ جی اوس د دې جواب I am looking either Atif or Finance or Law Minister one of you should answer. Ji!

<u>جناب مظفر سید(وزیر خزانہ):</u> بابک صاحب، نو د دې نه دا اندازه اولګوه او تاسو چې د افکاری صاحب یا د محمد علی خان یا د نورو ملګرو حواله ورکړه، زه داسې وایم چې څومره ملګری دی، Need base چې کوم ضرورت د حلقو دے نو دا هیڅا ته نه پوره کیږی، دا د هر چا، دا به زما په حلقه کښې هم سکیمونه کم دی، د ده په هغې کښې هم کم دی، د بل په حلقه کښې هم کم دی، دا په دې بنیاد باندې چې سکیم شته خو پیسه ټولو ته نه رسی، نو د دې نه زمونږ د انصاف اندازه لګوئ چې خپل ملګری ته مو هم نه دے ورکړے شوے ، ځان له مو هم نه دی پوره شوی، لکه دا د صوبې د وسائلو خبره کوؤ چې څومره Available resources وی نو هغه مونږه تقسیموؤ، بابک صاحب! دا مونږه په انصاف باندې فیصله کړې ده او هغه چې مونږ ته کومه خبره کړې ده، پاتې شوه دا چې هغه نیکسټ مونږه کوشش هم دا کوؤ، مونږه به هسې هم د بابک صاحب حلقې ته او زه یو ځل تلې ووم، دا ډیر تکړه سړے دے ، په خپل حکومت کښې ئې په سوؤنو سکولونه د بابک صاحب په حلقه کښې جوړ شوی دی، په هغه نورو کښې ورسره نه وو جوړ شوی، کله کله خیر دے ، دا خلق داسې کوی بابک صاحب! خو مونږه داسې هم خپل وخت کښې دومره سکولونه جوړ کړی وو چې په هغې کښې د کوګا پورې دا سکولونه رسولې وو نو دا ستا Efficiency وه، مونږه هغه منو چې په هغه حکومت کښې ستا لږ وس رسیدو خو خیر دے که نوښار ته یا بل یو حلقې ته لګې ډیرې پیسې تلی دی نو هغه څه دومره غټه خبره نه ده، البته دا زمونږه هاؤس دے ، مونږ به ټولو ته یو شان دغه ورکوؤ او د ادب او احترام سره بابک صاحب

په دې وخت کښې هغه زمونږه د اسمبلۍ په سپیکر صاحب باندې هم ټکونه او کړل، زمونږه سپیکران Impartial وی او هغه غیر جانبدار وی، د سړی ذاتی لائف په خپل ځائې باندې نو سپیکر باندې Impartial په ادب سره خبره کوم چې بابک صاحب مونږه:

- مونږه یو بنه شډل بډل یو خو د مینې د منزل په لور
  منډه د یار پیژنو ملنډه د یار پیژنو

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عاطف خان۔

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: میډم، منسټر صاحب خو پوره ډیټیل کښې دغه جواب ورکړو، دا یو حقیقت دے، همیشه د پاره کوم چې زه دا ګنړم، د وسائلو تقسیم پکار ده چې د ډسټرک په سطح باندې یا چې کوم د هغې څه داسې نه دې پکار خو بهرحال دا همیشه د پاره ګوره چې یو سړے چیف منسټر دے، د هغه نه د خلقو او د علاقې د ضلعې د خلقو طمع سیوا وی چې یره د ده په لاس کښې اختیار دے نو دلته به خامخا سیوا کار کیږی او چې د اپوزیشن وی نو هغه همیشه د پاره دا لکه چې څه نا آشنا کار شوے دے، دوئ د ما ته دا اووائی چې آیا دې تیر دور کښې په مردان کښې حیدر هوتی صاحب به کار کولو نو آیا هغه دومره کار چې دوئ وائی، زما حلقه PK-30 دے، زما حلقه ده او هغه هم په مردان کښې ده خو ما هغه بله ورځ چې زه تاسو ته او وایم چې هغلته هغه خلقو وئیل چې حیدر خان راځی جلسې له نو ما ورته دا وئیلی دی، حیدر خان نه دا تپوس اوکړئ چې دے پینځه کاله وزیر اعلیٰ وو نو دې PK-30 حلقې له ده څه کړی دی، هیچا سره جواب نه وو، صرف خپله حلقه این اے 9، 23، 24 لکه په مردان کښې هم زما په حلقه کښې ټهیک کار نه وو شوے، دغه شان که د هر وزیر اعلیٰ که هغه د تیر دور اکرم درانی صاحب وو نو هغه وخت کښې په ساؤتھ کښې یا په بنوں کښې سیوا کارونه شوی وو، اوس دغه زه نه وایم چې دا څه بنه خبره ده یا ټهیک خبره پکار ده چې په دغه باندې کیږی خو دا یو د خلقو Requirement وی، یو دغه وی، Expectations وی، په دې وجه باندې هغلته یا چې په مردان کښې جماتونو له پیسې ورکولې او د خلقو اکاؤنټونو ته پیسې تلې دی ایک ارب

37 کروړ روپئ چې په هغې باندې کیسونه هم جوړ شو، په هغې باندې څه اوشو، په غلطه طریقه باندې نو آیا په دې بله ضلع کښې چې دومره دوئ هم د انصاف خبرې کوی، یوه ضلع د د مردان نه علاوه ما ته اوښائی چې هغې کښې دوئ وائی چې ایک ارب 37 کروړ روپئ دوئ هغه وخت کښې ورکړی وی، هغه هم حیدر وزیر اعلیٰ وو، هغه وخت سره ئې ورکړی وې، زه بیا دا Repeat کوم، پکار ده چې صحیح طریقه باندې د Requirement مطابق، د Need مطابق خو دا همیشه د پاره چې دا کوم منسټر وی نو د هغه نه د خلقو د سکولونو Requirement سیوا وی، زه د دغه منسټر یم، زما نه به د خلقو طمع سیوا وی نو که زه فرض کړه دغه هم نشم کولې نو خلق بیا وائی چې یره منسټر دے، زما د حلقې دے، زما د علاقې دے نو خامخا به ما له لږ سیوا ریلیف په دیکښې ملاویږی نو صرف دغه خبره ده، د پنجاب یا دغه ما خبره اوکړه، دوئ بیا خبره اوکړه، بابک صاحب ما وختی هم دغه اوویئل چې Priority د دې ځائې خلقو له ورکول پکار دی، Obviously د دې صوبې خلقو له خو چې Competent خلق ملاؤ شی نو د هغه اداری چې ښه طریقه باندې چلیږی نو زه بیا دا Repeat کوم چې په ټولو صوبو کښې زمونږه د صوبې خلق هم شته، په سندھ کښې شته، بلوچستان کښې شته، په پنجاب کښې شته نو که فرض کړه، مونږه لاره بنده کړو چې یره د پنجاب سړے به دلته نه راځی یا به دلته نوکری نه کوی او که هغوی زمونږه خلق سبا بند کړل نو بیا به د هغې څه علاج کوؤ، په دې باندې لږ غوندې سوچ پکار دے۔ بله دویمه خبره چې ماد بابک صاحب یا د اے این پی همیشه د پاره دوئ وائی چې یره پنجابی ملک اولوټلو، پنجابی دا زیاتې اوکړو، پنجابی دا زیاتې اوکړو، مونږه خو دا وایو چې یره فیډرل گورنمنټ یا څه خو دوئ همیشه د پاره دغه خو دا نن څلور نیم کاله تقریباً برابریږی، زه اوسه پورې په دې پته پوهه نه شوم چې دوئ به همیشه د پاره وئیل چې پنجابی زیاتې اوکړو، پنجابی ملک اولوټلو، مونږه به دا چل کوؤ، مونږه به دا چل کوؤ، دوئ په حکومت کښې دی، که دوئ په اپوزیشن کښې دی، زه صرف په دې خبره باندې پوهه نه شوم چې دوئ په فیډرل گورنمنټ کښې حکومت کښې دی، که اپوزیشن کښې دی او که دا پنجابې دومره بد سړے دے یا دوئ دومره زیاتې کوی نو تر نن ورځ پورې د

دوئ نمائندګان په فیډرل ګورنمنټ کښې په نیشنل اسمبلئ کښې ما ته د حیدر هوتی یو بیان اوښائی چې هغه د نواز شریف خلاف ورکړے وی چې دې پنجابی زیاتې اوکړو او یا د دې صوبې په حق کښې ئې ما له دا کار اوکړو یا ماخو څه نه دی اؤریدلی، اوسه پورې هغلته بالکل هغوی وائی، دا تره او وراره دی، هغه تره او وراره دی او دلته وائی چې دوئ ډیر زیاتې اوکړو، پنجابیانو ملک اولوټلو، دوئ مه راپریږدئ، دوئ له نوکری مه ورکوئ نو زه خو په Dual پالیسئ باندې نه پوهیږم، مهربانی میډم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تهینک یو۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میډم، یو منټ۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، دا خو کال اټینشن دے، Please its going to دا کال اټینشن خو یو ګهنټه واخسته۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: بس یو منټ میډم، ما له صرف یو منټ راکړئ۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، بس یو منټ، Please this is not call attention کنه، جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: بالکل، بالکل ګوره، دا میډم سپیکر، عاطف خان ډیره ښه خبره اوکړه، وائی زه په دې حساب پوهه نه شوم، زمونږه سیاست ډیر زیات واضحه دے، مونږ د نفرت خبره نه کوؤ، اوس که زما خبره هغه بل طرف ته اړوی، د هغه خپل سوچ به وی، زه دا خبره کوم او بیا ئې کوم چې آیا په دې صوبه کښې څومره افسران زما دی، څومره ما د افسرانو خبره کړې ده، ما د پنجابی خبره نه ده کړې، ما د پنجاب خبره کړې ده، ما د پنجاب د ووټ خبره کړې ده، ما په پنجاب کښې د قومی اسمبلئ د سیټونو د تعداد خبره کړې ده او بیا ما دا خبره کړې ده چې دا حکومت، دا د صوبې حکومت زه ئې بیا په جار وایم، دا بیا مونږ له موقع راکړه چې دلته مونږ د یو بل او د خپلو خبرو جوابونه اوکړو او وضاحتونه اوکړو، بیا مونږ په دې نه پوهیږو چې دا جهازونه څوک ورکوی، مونږ په دې نه پوهیږو چې دا لوئې لوئې جلسې څوک سجاووی، مونږ په دې نه پوهیږو چې دا په لکهونو جلسې۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: اووایه کنه، څوک ئې سجاووی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: ته به بیا جواب ورکړې کنه، دا بل جواب به ته راکړې۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شوکت، خیر پلیز۔

جناب سردار حسین: دا بل جواب به ته راکړې۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: اووایه کنه، څوک ئې سجاووی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: هغه بیا جواب نه راکوی، بیا به ئې ته راکړې، ما واؤره۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بس پلیز۔

جناب سردار حسین: ما واؤره، ما واؤره چې نمبر د راشی، ما واؤره چې نمبر د راشی، ما له به جواب راکړې۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: This is call attention. Please ډیبیټ نه دے۔

جناب سردار حسین: دا کال اټینشن دے، بیا په کال اټینشن باندې څلورو منسټرانو له ته موقع ورکوې، بیا به څلورو ممبرانو له موقع ورکوې کنه، زما۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ چې Satisfy شی۔

جناب سردار حسین: میډم سپیکر، زمونږ دا عرض دے چې د دې صوبې وسائل او پکار دا ده چې دا د دې صوبې په اضلاعو کښې اولګی، دا د دې صوبې او چې دوئ دومره تنقید په اے این پی کوی، دا زما څلورم ځل دے چې زه وایم چې دا کمیټی جوړه کړئ نو دا جوړه کړئ کنه، تاسو ولې انکار کوئ؟ ما یو ځل چیلنج کړئ، ما بیا چیلنج کړئ، زه هم بیا چیلنج کوم نو دا کمیټی جوړه کړئ کنه؟ تاسو ته به پته اولګی چې د امیر حیدر خان هوتی صاحب په وخت کښې بټګرام ته څومره فنډ تلې دے، لکی مروت ته څومره فنډ تلې دے، هنګو ته څومره فنډ تلې دے، ایبټ آباد ته څومره تلې دے؟ نو کمیټی جوړه کړئ کنه؟ زه خو تاسو چیلنج کوم، هډو بحث درسره نه کوم، تاسو بحث کوئ او چیلنج نه قبلوئ، دا چیلنج قبول کړئ او دا کمیټی د په خپله پاڅی، دا چیلنج د قبول کړی، زه بحث نه کوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کنہ بابک صاحب تھینک یو۔ ثنا ءاللہ صاحب This was your primary question and Babak, sorry, Sanaullah Sahib no, no this was call attention, its taken one hour, no Sanaullah Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: جی، میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب بولیں نا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں تو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ پتہ چل جائے کہ جو Allocations ہو گئی ہیں، جو Releases ہو گئی ہیں وہ۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Law Minster, he wants this question to be referred to the Committee, you answer please.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): نہیں، کمیٹی میں تو میرے خیال میں نہیں جا سکتا، Otherwise، اس پہ Detailed discussion ہو چکی ہے میرے خیال میں اگر پھر بھی یہ ہے کہ -----

مفتی سید جانان: میڈم، یہ جا سکتا ہے، یہ میرے پاس ایریگیشن کا ورکنگ پیپر ہے، یہ محمد علی شاہ کی کال اٹینشن نوٹس تھی، یہ ابھی تک ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں -----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Law Minister! We are not asking the Question، ابھی تو یہ -----

وزیر قانون: نہیں، میری یہ Submission ہے ثناءاللہ صاحب کے ساتھ کہ یہ اپنی ڈیمانڈ بنا کے ہمیں دے دیں، ان شاءاللہ اس کو ہم Follow کرتے ہیں، باقی اسے ایک پولیٹیکل ایشو مت بنائیں، میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ یہ اپنی ڈیمانڈ دیں، فنانس کے ساتھ ہم ریکویسٹ کرلیں گے اس پہ -----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، ثناءاللہ صاحب۔

جناب سلیم خان: یہ ثناءاللہ کا اکیلا مسئلہ نہیں ہے، مہربانی کر کے آپ فلور دے دیں نا -----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب پلیز -----

جناب سلیم خان: آپ فلور دے دیں، میں بات کر رہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بھئی، ثناء بھائی، This is -----

Mr. Saleem Khan: On behalf of him.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب پلیز، میں نے آپ کو کہا ہے کھڑے ہو جائیں۔

جناب سلیم خان: آپ بات کرنے تو دیں Back benches کو، یہ بات نہیں ہے، آپ فلور دے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب، آپ پہلے بات کریں، آپ کیا چاہتے ہیں، ثناء اللہ صاحب آپ کیا چاہتے ہیں؟ ثناء اللہ صاحب آپ بتائیں What do you want, Sanaullah Sabib؟ ثناء اللہ صاحب آپ بتائیں کہ آپ اگر، پھر میں لاء منسٹر سے پوچھتی ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم سپیکر۔ د مسئله یو اخپی زما نه ده حقیقت دا دے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن ستا دے ، You are responsible and you have to say something this is your call attention.

صاحبزادہ ثناء اللہ: تو کمیٹی میں بھیج دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: کمیٹی میں نہیں جا سکتا ہے۔

جناب سلیم خان: میڈم، پلیز آپ دے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، آپ یہ کمیٹی میں بھیجتے ہیں کہ نہیں؟

وزیر قانون: نہیں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون: نہیں بھیج سکتے جی کمیٹی کو، ہم Oppose کرتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں بھیج سکتے-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب پلیز آپ نہیں بھیجتے تو پھر میں ووٹنگ کراؤں گی۔

وزیر قانون: میں نے Categorically، میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ یہ نہیں جا سکتا ہے کمیٹی میں، ہم Oppose کرتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پھر ووٹنگ ہو گی-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Call attention by Fakhr-e-Azam Wazir MPA, call attention، فخر اعظم! آپ اپنا یہ کیس لاء منسٹر کے پاس لائیں گے فخر اعظم وزیر صاحب-----

صاحبزادہ ثناء اللہ: میڈم سپیکر، پہلے اس کا فیصلہ کریں پھر دوسرا کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کو ایشورنس دی ہے لاء منسٹر نے بھی اور فنانس منسٹر نے بھی، Atif Khan! Can you please give assurance to Sahibzada sahib؟آپ اور لاء منسٹر بیٹھ کر ان کا یہ مسئلہ ۔۔۔۔۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کھڑے ہو کے کہہ دیں، جی عاطف خان! ایشورنس د رکوی جی ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی ان کا مسئلہ حل کروا دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، لاء منسٹر آپ اور عاطف خان بیٹھ کر ان کا مسئلہ حل کریں۔ جی فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، پہلا کوئسچن خو دا دے چې Concerned Minister نشته، Minister for Health نشته نو دا څوک به ما ته جواب را کوی ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تا له به عاطف خان جواب درکړی، Not necessarily چې۔

جناب فخر اعظم وزیر: هغه خو د ایجوکیشن دے نو۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: You carry on.

جناب فخر اعظم وزیر: میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ وہ طالب علم جنہوں نے فارن سے یا پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے ایم بی بی ایس کیا ہوتا ہے تو ان کو سرکاری اسپتالوں میں Paid house job نہیں ملتی حالانکہ پی ایم ڈی سی کے رولز کے مطابق وہ طالب علم خواہ وہ سرکاری یا پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے ایم بی بی ایس کریں تو ان کو Paid house job ملنی چاہیئے، اس لئے صوبے میں بہت سے طالب علم جو کہ Paid house job سے محروم ہیں، جس سے طالب علموں میں ایک اضطراب پایا جاتا ہے۔

میډم سپیکرا دا چې کوم کال اټینشن ما راوړے دے، دیکښې هغه طالب علمان چې کوم د فارن نه ایم بی بی ایس اوکړی یا پرائیویټ کالجونو نه ئې اوکړی نو هغوی ته Paid house job نه ملاویږی، I want attention of the House منسټر صاحب توجه شه کنه، بیا توجه خو کوه کنه۔

Madan Deputy Spwaker: Fakhar-e-Azam Sahib! Through the Chair you can speak directly, Ji.

جناب فخراعظم وزیر: میډم سپیکر، هغه سټوډنټ چې کوم د فارن نه ایم بی بی ایس اوکړی یا پرائیویټ کالجونو نه ئې اوکړی، هغوی ته Paid house job نه ملاویږی حلانکه د پی ایم ډی سی د رولز مطابق او دا د پی ایم ډی سی رولز دی، په دغه کښې Part-III کښې سیکشن 20 وائی چې "National Examination Board of the Council foreign medical and dental graduates shall be registered provisionally for house job purposes after notification by the federal government" چې دوئ کله د فارن نه هغه ډګری راواخلی یا د پرائیویټ کالج نه ئې راواخلی نو پی ایم ډی سی یو Exam ترینه اخلی چې هغه کسان کله هغه Exam پاس کړی نو دوئ د Paid house job د پاره Eligible شی، بیا په سیکشن 21 کښې وائی "All public and private institutions shall be responsible to provide a paid house job to their graduates and any graduate of any other institution doing house job or internship in the institution, the amount of stipend or salary".

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب، زه په کوئسچن پوهه شوم، Being Doctor I know څه جواب به عاطف صاحب د رکړی۔

جناب فخراعظم وزیر: نو میډم، زما مطلب دا دے چې لکه کوم ئې د پرائیویټ کالجونو نه اوکړی یا فارن نه هغه ته د Paid house job ملاؤ شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه لږ یو پوائنټ کلیئر کړم بیا یو پوائنټ به عاطف صاحب Not as a Deputy Speaker, as a Doctor I want to tell you چې هر یو هسپتال ته یو اماؤنټ ورکړے شی چې This is the amount for the house job, now primarily that hospital will give to their own candidates plus if there is any surplus amount left, that will be given to the private. خو چې که هغه Private medical colleges are getting paid house job اماؤنټ که اماؤنټ د ومره وو For example say ایک لاکھ اماؤنټ دے، ایک لاکھ ختم شو، The rest will be doing it for free house job not medical خو Having serve that officer, medical officer again they wil be paid نو عاطف صاحب به نور جواب د رکړی۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میډم، دا تیرو ورځو کښې ما له هم ځوک راغلی وو چې Paid house job ما ته پکار دے نو ما بیا تپوس اوکړو، ما هغه مردان میډیکل کمپلیکس والا ته کال اوکړو نو هغوی وئیل چې زمونږه ورومبئ چې دا تاسو ځنګه اووئیل، ورومبئ Priority دا وی چې خپل سټوډنټس ته مونږه ضرور ورکوؤ Paid house job نو تپوس ما اوکړو، بهرحال اوس 65 thousand rupees per month paid house job دغه دے، ډیرې پیسې دی، زما خو دا خیال وو چې کیدې شی، لږې پیسې وی خو House job هم اوس 65 thousand روپئ دی نو هغه دا ستاسو خبره ټهیک ده که دا Legally bound وی نو بیا خو که هر څومره دی، هغه به که Legally bound وی نو بیا خو به ورته ضرور ورکوؤ، زه به دغه سره خبره اوکړم۔

Madam Deputy Speaker: You should look in to the matter and you should talk to Shahram Khan.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: خو دے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شوکت صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی: میډم، دیکښې داسې ده چې دا سرکاری دغه ته ځکه Priority ورکوی چې دا په میرټ راغلی دی نو هغه چې کوم مخصوص پیسې وی، هغه میرټ چې څومره راځی، هغه ایډجسټ شی، هغې نه پس چې کوم پرائیویټ راځی، هغوی خو هسې په پیسو باندې سبق وئیلی وی خو هغوی ته هغه هومره پیسې بیا نه ملاویږی، لکه مطلب یو مخصوص سیټونه ئې ایښودی وی چې دومره سیټونو ته به مونږ له راکوی، کے ټی ایچ دے، ایل آر ایچ دے، ایوب ټیچینګ دے، زمونږه حیات آباد کمپلیکس دے نو دیکښې مخصوص سیټونه وی، د دې Priority چې ده نو هغه سرکاری دغه ته ورکوی ځکه چې دا خلق په میرټ راغلی وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے خو Less ګوره، او جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میډم سپیکر، زه دیکښې یو عرض کول غواړم، عرض مو دا دے چې لکه دیکښې Priority هم نافذ کیږی چې کوم د پرائیویټ نه راځی او د

فارن نه راځی، هغوی به Paid house job نه ورکوی حالانکه دا د پی ایم ډی سی رولز دی، د هغې مطابق به ته هغوی ته هغه Paid house job ورکوی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

جناب فخراعظم وزیر: نو د دې وجې که کمیټی ته دا قصه لاړه شی، هلته به خبره Thrash out مطلب شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، شوکت صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی: چې کوم پرائیویټ میډیکل کالجونه دی، هغوی سره خپل هاسپټلز دی، هغوی دا کولې شی، کله هغوی سرکاری هسپتال کښې House job له راځی نو سرکاری هسپتال Bound نه دے، یو سړی پرائیویټ هغه کړے وی او هغه ته د Paid house job، زما خپل ځوئې، زه هیلتھ منسټر ووم او هغه په ایل آر ایچ کښې کړے دے، پرائیویټ نه راغلې وو، هغه Paid نه وو، دا په ریکارډ باندې موجود ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: .Atif will talk it، هیلتھ منسټر صاحب به خبره اوکړی عاطف خان! And if it is really legally اوس د دې لیګل پوزیشن نه دا Latest نه یم خبر، Previously زه تاسو ته وایم چې خپل کالج به خپل سټوډنټس ته ورکول، If there was some money left in the kitty، پیسې ئې پاتې وی، خزانه کښې هسپتال سره، بیا به ئې پرائیویټ اخستل نو عاطف خان، I think you should talk، جی ستار صاحب! کال اٹینشن پہ آپ ڈیبیٹ نہ کریں پلیز، چلو ایک منٹ۔

جناب عبدالستار خان: میڈم، اس میں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں، اس بات پر جو میرے بھائی نے کی ہے لیکن یہ فارن سے جن ڈاکٹرز نے ایم بی بی ایس کیا تھا، ایک بات میں اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جب سیلاب آیا تو اس کے بعد کیوبا ایک ایسا ملک ہے جس میں ہمارے ایک ہزار ڈاکٹرز جنہوں ایم بی بی ایس وہاں سے کیا ہے، ایک ہزار ہمارے صوبے کے ڈاکٹرز جنہوں نے ایم بی بی ایس کر کے کیوبا سے وہ ہمارے صوبے میں آئے ہیں، یہ مسئلہ ان کو بھی پیش آرہا ہے، ان کو یہ House job نہیں مل رہی تو لہذا اس میں ان لوگوں کو شامل کریں اور یہ جو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستار صاحب، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم لیگل ایشوز کو دیکھ لیتے ہیں، عاطف خان نے Promises کیا ہے فلور پہ۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر، کمیٹی کے حوالے کردیں باقی یہ ان کا کام ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس میں کمیٹی کیا کرے گی؟ Legally ہم دیکھ رہے ہیں نا بھئی، Legally دیکھ رہے ہیں، This is a legal issue. Next Item, resolution, we are going to the legal matter، زہ خپلہ Interested یم، Please Shahram, Atif Khan! say in clear words that you are going to discuss it with Shahram, please.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کلیئر جی زہ تاسو تہ دا وایم، دا د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والا دغہ دے، دیکبنې ئې دا لیکلی دی چې، پی ایم ڈی سی کے رولز کے مطابق ہر کالج اپنے گریجویٹ کو Paid house job دینے کا پابند ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اپنے کالج کے، ہاں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اپنے رولز کے مطابق اپنے کالج۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سیکرٹری محکمہ صحت، ایڈیشنل سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو میرٹ کی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت موصول ہونے پر اس کا فیصلہ کرے گی، دا چې ما تہ کوم ھغوی را کړی دی نو پہ ھغې کبنې خو دا دی خو بہرحال دا بہ او گورو کہ Legally وی نو بیا خو بہ ضرور کیږی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل بہ ورکوی کہ لیگل وی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او دا ما تہ ئې چې کوم دغہ را کړے دے۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed-----

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، انیسہ بی بی اس میں بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر، میں اس میں کچھ گزارش کرنا چاہتی ہوں، اس میں منسٹر صاحب نے بات، کیونکہ منسٹر صاحب ہیلتھ سے ہیں، منسٹر سے یہ ٹیک اپ کریں گے، اس میں وہ تو بالکل

ٹھیک کہہ رہے ہیں، کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر کے اپنے اپنے ٹیچنگ ہاسپٹلز ہیں اور They are bound to give، لیکن Pay جو ہے نا، جس میں وہ پبلک سیکٹر کی طرف زیادہ لوگ آنا چاہ رہے ہیں، اس میں جو Pay ہے، اس میں بہت فرق ہے، پبلک سیکٹر کے جتنے ہاسپٹلز ہیں، چاہے وہ ایم بی بی ایس یا وہ ڈینٹسٹری کے حوالے سے ہوں ان کی جو سیلری ہے، وہ کافی زیادہ ہے جبکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایسا نہیں ہے تو اگر ان کو بھی Bound کیا جائے کہ At least وہ اس کو At par کریں تو پھر شاید یہ پرابلم نہ ہو۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the Hous that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution, Dr. Haidar.

قرارداد

Dr. Haidar Ali (Parliamnetary Secretary for Anti corruption): Thank you so much, Madam Speaker! I on behalf of the following honourable Members presenting this important resolution on the floor of the House. Myself, Janab Shaukat Yousafzai Sahib, Janab Mehmood Khan, Janab Dr. Amjad Ali Khan, Janab Mohibullah Khan, Janab Shahram Khan, Janab Fazal Hakeem Khan, Janab Imtiaz Shahid Sahib, Janab Raja Faisal Zaman Sahib, Inayatullha Sahib, Mohtarma Anisa Zeb Sahiba, Janab Bakht Baidar Sahib, Janab Fakhr-e-Azam Wazir Sahib, Janab Shah Hussain Khan, Janab Sardar Hussain Babak Sahib, Janab Jafar Shah Sahib, Janab Muhammad Ali Shah Sahib, Janab Atif Khan Sahib.

یہ ایک متفقہ قرارداد ہے جس پر تمام پارٹیوں کے نمائندگان کے دستخط موجود ہیں اور قرارداد کچھ یوں ہے کہ:

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ چونکہ سوات یونیورسٹی میں پچھلے کئی مہینوں سے وائس چانسلر کی آسامی خالی ہے، لہذا اسے صوبے کی عوام کے مفاد میں بالعموم اور سوات کی یونیورسٹی اور سوات کی عوام اور طلباء کے مفاد میں بالخصوص فوری طور پر پر کرکے اس دیرینہ مسئلے کو حل کیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously, in majority.

اچھا قربان خان، آپ نے بہت انتظار کیا، Honestly, I salute your patient کہ بہت انتظار کیا، ان کا ایک پوائنٹ آف آرڈر تھا، میں نے انہیں کہا تھا کہ میں آئٹم نمبر 7 کے بعد، جی قربان خان، قربان خان۔

جناب قربان علی خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم، پوائنټ آف آرډر یا Self explanation باندې به زه خبره اوکړم، پرون زه نه ووم او دلته یو ډیره لویه هنګامه او ګل صاحب خان ډیره واویله جوړه کړې وه خو څه دا ښه شوه چې په هاؤس کښې لږ غوندې په هغې باندې په سنجیدګۍ سره خبره اوشوه، فنانس منسټر هم ورته دغه ورکړو، دغه ئې ورته اوکړو چې دا به لس ورځو کښې مونږه Solve کړو، دا ښه خبره ده، د انصاف په لاره مونږ روان شو، دیر آید درست آید، ځکه چې په دې باندې یو خبره په Self explanation ما ځکه کوله چې زه هم د یو نیازبین ډسټرکټ نوښار سره تعلق ساتم او په دې باندې دا تور اولګیدو چې دا ټوله پیسه نوښار ته ځی، نو زه دا نه منم ځکه چې دا یو Specific constituency ده، هغې ته ځی ټول نوښار ته دا پیسې نه راځی، ځکه چې ما سره هم انصاف نه دے شوے، دلته خو دې هاؤس کښې دا ټول دا ګیله کوی چې مونږ ته Releases نه کیږی، مونږ ته دا نه کیږی، مونږ ته پیسې کمې راځی، ما سره خو عجیبه کار اوشو، ما سره داسې کار اوشو چې زه د خپله د تحریک انصاف غړے یم او ما پینځلس ورځې مخکښې د عدالت دروازه اووهله، ما ځان ته د پیښور Best وکیلان اونیول خو دا هم د خدائے پاک شکر دے چې ما ته په عدالت کښې انصاف ملاؤ شو او ما ته Stay ملاؤ شوه خو اوس هم د هغه Stay violation روان دے، زه په دې نه پوهیږم چې څنګه په دې اسمبلۍ کښې جوابونه خلقو ته ملاؤ شول نو زه به هم د دې جواب غواړم او زه په جار باندې دا نعره وهم چې زما فنډونه اووتل، ما ته پته نشته چې هغه کوم ځائې اولګیدل او ما د هر یو

دروازه، د منسټرانو، د لوکل ګورنمنټ والا او نور ځایونه، آخر کښې زه مجبوره شوم او زه د عدالت دروازې ته لاړم، د دې نه باوجود ما ته پته نشته او په دې نوبنار کښې بؤ دے، بلا ده څه چل دے، هیڅوک هم او هر څوک چې سترګې اړوی خو دلته کښې پکښې شاعری هم اوشوه، بس زه به هم شعر اووایم چې:

ے لالا مو افلاطون دے د تقریر او د تکرار
وائی چې وخت او بخت ئې خپل وی بیا ئې خپل وی تهانیدار
او د صاحب مزی دی په بنار او په نوبنار
نو صاحبه! ما ته به هم دا جواب راکړئ چې آخر زه به څه کوم؟ آیا دا هغه تحریک انصاف شو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب قربان علی خان: تاسو ته خو خپل فنډونه نه ملاویږی، زه خو عدالت کښې هم اودریدم، Stay هم ملاؤ شو او ما ته اوسه پورې، د هغې هم Violation روان دے او پته نشته چې زما فنډ اولګیدو چرته؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو قربان خان۔

جناب قربان علی خان: تهینک یو ویری مچ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Law Minister is not here عاطف خان! پلیز آپ Respond کریں۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میډم، دوئ خو چې خبره اوکړه، ما ته خو د کیس پته نشته چې څه دی خو بهرحال Obviously که دوئ وائی چې یره د عدالت پکښې فیصله ده نو پکار ده چې بیا خو د عدالت په فیصله باندې ضرور Implementation اوشی خو دې وخت کښې زیات زه په دې نشم وئیلې چې ما ته د کیس د ډیټیل پته نشته نو زه به هسې دغه کوم، هسې غلطه به وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسټر! د عدالت فیصله ده نو۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): میډم سپیکر، قربان خان زمونږ دوست دے، زمونږ ورور دے او مونږ سره برابر حق لری، نو که چرې د کورټ Decision راغلے وو او Stay order جاری شوے دے نو Definitely هر څوک

چې کوم دے د قانون پابند وی، هغه به د قانون احترام کوی او که داسې څه Violation څه خبره وی نو بالکل ده ته Contempt of Court even application چې د چا خلاف هم وی، دے تلې شی او مونږ به ورسره یو ان شاء الله، دا خو داسې خبره نه ده، د عدالت احترام او د عدالت د فیصلې احترام دا زمونږ فرض دی او دا به کوؤ ان شاء الله تعالیٰ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو امتیاز صاحب۔

جناب قربان علی خان: میډم، دا خو ډیرې اوږدې قصې دی چې وکیلان اونیسې-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی؟

جناب قربان علی خان: وکیلان به په لس لس لکهه روپئ نیسې، زه به اوس عدالت ته په دې دغه کښې څم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه نه، He said دا به ګوری، هغه وئیل چې زه You going to study it کنه، امتیاز صاحب! تاسو وئیل چې۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ما عرض دا اوکړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو وئیل چې۔

جناب قربان علی خان: میډم سپیکر، زما دیکښې دا ریکویسټ دے چې اوس د نوښار ته ټیلیفون اوشی او هر څه د اودروی او ټول ډیپارټمنټ د سبا رااوغواړی، د DDAC د Rules violation کیږی، د احتساب ایکټ Violation کیږی، آفیشلز راته خپله وائی، په ژړا دی، وائی چې مونږ څه اوکړو، That it۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب!

جناب قربان علی خان: او ګنې بیا به ما لاره، سبا به زه بل ځائې کښې ولاړ یم او بیا به زه لګیا یم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بالکل مونږ د قربان خان دا Stance چې کوم دے، I will fully support, I support him. او هغه خبره ده چې Legally

چې کله دا کیس Subjudice شو، کورټ ته لاړو، کورټ پکښې Stay ورکړه نو زما خیال دے، Further په دې باندې مونږ ته دا اختیار نشته چې په دیکښې څه دغه اوکړو، البته زمونږ Fully همدردیانې دی ورسره او مونږ به دے سپورټ کوؤ، زمونږ سپورټ ورسره دے ان شاء الله او او Legally چې کوم دغه دے، Case subjudice دے، نو د دې وجې نه که چرې-----

جناب قربان علی خان: په دې باندې Stay ئې راکړه خو د هغې Violation روان دے، ما ته خو کورټ راکړو۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: د هغه Violation خلاف، هغه Violation خلاف بالکل دوئ د مونږ ته راکړی چې کوم ځائې Violation شوے دے، په هغې باندې به مونږ We will take action۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغه Violation تاسو ورکړئ، And as I۔

جناب قربان علی خان: سبا به بیا زه عدالت ته لاړ شم، وکیلان به اونیسم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغوی وائی چې د عدالت فیصله کښې لاء منسټر وائی چې زه وئیلې نشم خو تاسو وایئی نو راؤړئ که Subjudice وی نو اوکے جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8, Minister for Education, yes. honorable Minister for Elementary & Secondary Education and Energy Power, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill 2017 in the House.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I on behalf of the Minister for Elementary & Secondry Education introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Energy Development Organization (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Madam Deputy Speaker: Okay, it stands introduced.

(Interruption)

رسمی کارروائی

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، بابک صاحب د مخکښې نه ریکویسټ کړے وو، په دې به ئې زه ډسکس کړم، اوکے بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ۔ میڈم سپیکر، ستاسو شکریہ ادا کوم چې په ډیر اهم پوائنټ باندې تاسو ما لا موقع راکړه۔ آپ نے مجھے موقع دیا، یہ جو امنڈمنٹ حکومت لا رہی ہے، میں تھوڑا ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ امنڈمنٹ ایک بندے کے لئے لائی جارہی ہے اور یہ جو PEDO ہے، 1993 کا جو ایکٹ ہے، پہلے تو SHYDO ہوتا تھا ابھی PEDO ہے، اسی بندے کو اسی حکومت نے PEDO میں سی ای او لگایا تھا سی ای او، اور کچھ ایمپلائز، چونکہ وہ کوالیفائی نہیں کر رہا تھا، یہ جو Post create ہوئی ہے، اس ایکٹ کے مطابق انجینئر ہونا چاہیئے تھا، بی ایس سی انجینئر، لیکن جو بندہ لایا گیا تھا، وہ ایم بی اے فنانس تھا، لہذا کورٹ نے حکم دیا کہ اس بندے کو ہٹایا جائے پھر صوبائی حکومت سپریم کورٹ میں چلی گئی اور سپریم کورٹ نے بھی ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا اور Interestingly صوبائی حکومت سپریم کورٹ میں چلی گئی تو پچاسی لاکھ روپیہ جو وکیل کی فیس ہے اسی بندے کی خاطر ابھی Pay نہیں ہوئی لیکن وہ پراسیس میں ہے اور اس بندے کی خاطر صوبائی حکومت پچاسی لاکھ روپیہ ادا کرنے والی ہے۔ میڈم سپیکر! اب یہ جو امنڈمنٹ ہے، اگر آپ پیچھے دیکھیں (1) میں تو ظاہر ہے جو امنڈمنٹ حکومت لا رہی ہے، اس میں کوالیفکیشن جو رکھی گئی ہے، وہ بزنس ہے، انجینئرنگ ہے، فناس ہے، اکاؤنٹس ہے، اکنامکس ہے، لاء ہے اور ظاہر ہے اس بندے نے فنانس کیا ہوا ہے۔ اب یہ سوچنا چاہیئے کہ اس بندے کی تنخواہ چودہ لاکھ ہے اور یہ Permanent ڈیپارٹمنٹ ہے اور اسی ڈیپارٹمنٹ میں فنانس کی Sanctioned پوسٹیں ہیں، plus 93 بلکہ زیادہ ہیں، تو کیوں نہ حکومت Post sanction کرے اور جب یہ Post create ہوئی تو کچھ عرصہ اس ڈیپارٹمنٹ کے ایک بندے نے Acting incharge کے طور پر ایک لاکھ ستر ہزار ماہانہ پہ کام کیا ہے لیکن اپنوں کو نوازنے کی جو میں نے بات کہی اور میرے بھائیوں کو اور میرے ساتھیوں کو بری لگی، عجیب انصاف ہے، اسی بندے نے اڑتیس لوگ پنجاب سے لائے، میں دوبارہ کہوں گا کہ ووٹ پی ٹی آئی کو پختونخوا کے نوجوانوں نے دیئے اور وہ اٹھارہ لوگ وہاں سے لائے۔ میڈم سپیکر! آپ کے نوٹس میں اور ہاؤس کے نوٹس میں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی اپنی جو sanctioned 93 پوسٹیں ہیں، ان کی ماہانہ تنخواہ اڑتیس لاکھ بنتی ہے اور جو پنجاب سے اپنوں کو لایا گیا، نوازا گیا، ان اٹھارہ لوگوں کی ماہانہ تنخواہ چون لاکھ ہے۔ میڈم سپیکر! تیرہ لوگوں پہ مشتمل جو بورڈ آف ڈائریکٹرز بنایا گیا ہے، یہ ہاؤس کو بھی علم ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی آمدن کا سب سے مستقل اور بڑا ذریعہ انرجی اینڈ پاور ہے، ظاہر ہے چھ منصوبے چھ سو تریسٹھ میگاواٹ کے پرائیویٹ سیکٹر میں چلے

گئے، جو میرا ایچ بی ایف فنڈ ہے وہ آٹھ ارب روپیہ بلین ٹری سونامی میں چلا جاتا ہے، چھ ارب روپیہ جو تین سو پچاس ڈیموں کی بات ہو رہی ہے۔ جس حکومت کو مستقبل میں ریونیو جنریٹ ہونے کا کوئی بھی امکان نہیں ہے اور عجیب منطق ہے، کہتے ہیں ہم نے تین سو پچاس ڈیم بنائے ہیں، وہ ڈیم بن گئے ہیں اور کمیونٹی کے حوالے کئے گئے، اب Skilled لوگ کمیونٹی میں ہوتے نہیں ہیں تو وہ چلائیں گے کس طرح، ان کی Repair کا کیا ہوگا؟ میڈم سپیکر! اقرباء پروری کا یہ حال ہے کہ ایک بندے کو کھپانے کے لئے، ایک بندے کو ڈیپارٹمنٹ میں لانے کے لئے ہائی کورٹ، سپریم کورٹ کے Decisions کو Violate کیا جا رہا ہے، یہ میرٹ ہے، کیا یہ کرپشن نہیں ہے اور ہم تو اس چیز پہ حیران ہیں کہ نیب کیوں خاموش ہے، انٹی کرپشن کہاں ہے، احتساب کمیشن کہاں ہے، میری صوبائی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کہاں ہے؟ بندہ حیران رہ جاتا ہے، چودہ لاکھ تنخواہ۔ یہ صرف اس لئے کہ Bidding میں اپنے لوگ آ رہے ہیں، میں نام لے رہا ہوں، شرمئی ایچ پی پی، ایک سو پچاس میگاواٹ، شوگوسچ، شگوسین، نندہار خوڑ، ارکاری گول، بٹہ کنڈی، غوربند شانگلہ، یعنی یہ منصوبے صوبائی حکومت اپنے خیبر بینک کے انیس ارب روپے پاسکو اسلام آباد اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کو قرضہ دے رہی ہے۔ اب بلین ٹری سونامی میں آپ آٹھ ارب روپیہ لگا رہے ہیں، چھ ارب روپیہ آپ ان چیزوں میں لگا رہے ہیں جن کی کوئی انکم ہی نہیں ہے اور اپنی آمدن کے مستقل ذرائع آپ پی ٹی آئی کے اسلام آباد، کراچی اور لاہور کے سرمایہ داروں کو دے رہے ہیں۔ میڈم سپیکر، ہم اس بات پہ حیران ہیں کہ حکومت جب جائے گی، آمدن کے جو ہمارے ذرائع تھے، وہ تو آپ لوگوں نے بیچ دیئے۔ چھ سو پچپن ارب روپیہ آپ Throw forward چھوڑ کے جا رہے ہیں تو اس صوبے کا کیا ہوگا؟ ہمیں یہ بتایا جائے، ہمیں یہ بتایا جائے کہ یہ ایک بندہ اتنا اہم کیوں ہے؟۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: یہ جو کرپشن میڈم سپیکر! ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ ملاکنڈ تھری پراجیکٹ ایم ایم اے دور نے شروع کیا ہے، Rebating ہم نے خیبر بینک سے کی ہے، ساڑھے تین سال میں ہماری حکومت نے۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Babak Sahib! You please stick to this one, stick to this one.

جناب سردار حسین: یہ انرجی اینڈ پاور ہے، میں ملاکنڈ تھری کی بات کر رہا ہوں، انرجی اینڈ پاور ملاکنڈ تھری۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے۔

جناب سردار حسین: ساڑھے تین سال میں ہم نے قرضہ اتارا، ماشاء اللہ ماشاء اللہ آج اس سال ہاؤس کو انفارم کریں گے کہ پندرہ کروڑ سے لے کر بیس کروڑ تک ماہانہ ملاکنڈ تھری ہمیں آمدن دے رہا ہے، اس کو بھی کارپوریشن بنا رہے ہیں، پرائیویٹ سیکٹر میں دے رہے ہیں، اس بات سے ہم انکاری نہیں ہیں کہ صوبے کے اپنے وسائل محدود ہیں لیکن جو ہمارے محدود وسائل ہیں، کیا ان کو Properly utilize کیا جا رہا ہے، کیا ان وسائل کو ان منصوبوں پہ لگایا جا رہا ہے جن سے مستقبل میں اس صوبے کو آمدن ہو گی؟ اور اگر جس طرح اعلان ہوا ہے کہ تین سو پچاس ڈیمز کو، چھوٹے چھوٹے جو ڈیمز ہیں ایک ہزار تک لے جا رہے ہیں اور ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک نے Commitment کی ہے کہ وہ قرضہ دے گا تو وہ جو پاور جنریشن ہے، اس کے لئے حکومت بات کیوں نہیں کر رہی ہے؟ میڈم سپیکر! یہ بالکل اقرباء پروری کی اور کرپشن کی میں یہ سمجھتا ہوں کہ انتہا ہے، لہذا حکومت کو سوچنا چاہیئے، ایک بندہ اتنا اہم نہیں ہوتا، اب PEDO کا جو سی ای او ہے، اس کا انجینئر ہونا لازمی ہے، اب ایک بندے کو آپ لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: وہ انجینئر نہیں ہے تو دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں لگ سکتا؟ دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں لگ سکتا ہے، لہذا حکومت کو سوچنا چاہیئے اور میرے خیال میں صوبے کے وسائل سے اور اس صوبے کی جو کمزور اقتصادی حالت ہے، اس کے ساتھ کھیلنا نہیں چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

جناب سردار حسین: اور میں معذرت سے، اگر حکومت کے ساتھیوں کو میری باتیں کچھ بری لگی ہوں تو میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان، تھینک یو بابک صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میڈم، پہلے تو بابک صاحب نے کہا ہے کہ ہم چھوڑ کے جا رہے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی دفعہ مزید اکثریت کے ساتھ آئیں گے چھوڑ کے کہیں نہیں جا رہے، اگر ان کا یہ خیال ہو کہ ہم کہیں جا رہے ہیں تو کہیں نہیں جا رہے ان شاء اللہ تعالیٰ، اور وہ بونیر کا جلسہ بھی

شدت سے آپ کو اندازہ ہو رہا ہو گا، بونیر میں پرسوں جو خان صاحب کا جلسہ ہوا ہے، اس کا بھی اثر ہے بہر حال پوائنٹ کی طرف آتا ہوں، پوائنٹ یہ ہے کہ جتنی باتیں ہوئیں، اس میں یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ ایک آدمی بالکل Important نہیں ہے، ایک آدمی بالکل ضروری نہیں ہے لیکن اس میں صرف Technically آپ یہ بات سمجھ لیں کہ واپڈا بھی تقریباً یہی کام کرتا ہے جو PEDO کرتا ہے، مطلب پراجیکٹ، ان کو آگے پھر بجلی بنانا، بیچنا اور پوری دنیا میں جتنی بڑی کمپنیز ہیں، اس میں ایک Management compnies، Management experience اس کے لئے چاہیئے ہوتا ہے، آپ خود ڈاکٹر ہیں، اس میں مینجمنٹ کیڈر الگ ہوتا ہے اور ڈاکٹرز الگ ہوتے ہیں، Practicing doctors الگ ہوتے ہیں، اسی طرح ایجوکیشن میں ہے تو اس میں انجینئر کا ہونا کوئی ضروری نہیں ہے، یہ پہلے ایکٹ میں تھا جس کی وجہ سے اس کو اپوائنٹ کیا گیا وہ غلط، ہائی کورٹ نے کر دیا، سپریم کورٹ نے کر دیا، اب یہ ایک آدمی کے لئے نہیں کر رہے، ہم Overall یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا انجینئر ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسی کمپنی کو چلانا ہے جس میں، پوری دنیا میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس کے لئے Management experience، اس کے لئے فنانس کا Experience، انجینئر ہونا ضروری نہیں ہوتا تو ہم صرف یہ امنڈمنٹ، اور اسی طرح وہاں پہ جو کمپنیز ہیں، فیڈرل گورنمنٹ میں نیپرا ہے، اور وہ جو پاور پرچیز ایگریمنٹ کرتے ہیں، ان کی یہ Exactly وہی Requirement ہے، لہذا جو ان کی Requirement ہے وہی Requirement اس کمپنی کے ہیڈ کو لگانے کے لئے ہم لا رہے ہیں، مطلب ہم کوئی انہونا کام نہیں کر رہے ہیں، صرف میں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس کے لئے انجینئر کا ہونا ضروری نہیں ہے، تو ہم صرف یہ ہٹا لیں کہ وہ انجینئر نہ ہو باقی جو Experience ساری کمپنیز دنیا میں چلاتی ہیں، اس کے لئے کسی انجینئر کی ضرورت نہیں ہوتی، واپڈا کے لئے کوئی انجینئر، اس کا جو چیئرمین ہوتا ہے وہ تو انجینئر نہیں ہوتا، جو باقی ڈیپارٹمنٹس ہیں، اسی طرح میڈیسن میں دیکھ لیں، اسی طرح باقی فیلڈ میں دیکھ لیں، ایک تو یہ پوائنٹ۔ دوسری بات جو انہوں نے کی کہ جی سیلری زیادہ ہے، Salary obviously اگر آپ نے کمپنیز کے لئے لوگ لانے ہیں تو پھر ان کو اسی طرح Pay بھی لینا پڑتی ہے۔ جہاں تک ان کی بات ہے کہ کیا ہوا یا کیا نہیں ہوا؟ تو اچھی بات ہے کہ بابک صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا، اعتراض کیا تو مجھے بھی تھوڑا سا موقع ملا کہ میں بتا سکوں کہ اس دوران میں ہوا کیا ہے انرجی ڈیپارٹمنٹ میں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو ساڑھے تین سو ڈیمز کی انہوں نے بات کی وہ Basically dams نہیں

ہیں، وہ چھوٹے پراجیکٹس ہیں، وہ ساڑھے تین سو چھوٹے پراجیکٹس ہیں اور ان سے یہ جس کا کہہ رہے ہیں کہ جی اس سے حکومت کو آمدنی نہیں ہوگی ان ساڑھے تین سو پراجیکٹس سے جس میں تقریباً میرے خیال میں ابھی میں Exact figure نہیں بتا سکتا لیکن شاید تین سو تک کمپلیٹ ہو گئے ہوں اور یہ ساڑھے تین سو اس دسمبر تک کمپلیٹ ہو جائیں گے، اس سے صوبے کے ساڑھے تین لاکھ لوگوں کو بجلی تقریباً فری ملے گی، تقریباً تین چار روپے یونٹ ہوگی، ان علاقوں میں بغیر لوڈشیڈنگ کے چوبیس گھنٹے بجلی ملے گی اور تقریباً تین چار روپے یونٹ ملے گی۔ (تالیاں) دوسرا جو یہ ایک ہزار کا کہہ رہے ہیں، اس کے لئے ہم فنڈنگ ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک سے لے رہے ہیں اور جب وہ ساڑھے تین سو کمپلیٹ، ساڑھے چھ سو مزید دوسرا فیز ہے، ان کے لئے عنقریب یا Aid آ گئی ہوگی یا آنے والی ہے تو اس سے اس صوبے کے غریب عوام کو، میں Repeat کرتا ہوں۔ اس صوبے کے ان غریب عوام کو جو پہاڑوں میں رہتے ہیں جن کو بجلی یا تو میسر نہیں ہے یا تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے، وولٹیج کم ہے، اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے، بیس بیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، ان لوگوں کو، دس لاکھ لوگوں کو چوبیس گھنٹے تقریباً فری بجلی ملے گی، تین یا چار روپے فی یونٹ ملے گی، وہ ایک ہزار ہیں۔ اس کے بعد جو باقی پراجیکٹس ہیں، یہ جو پرائیویٹ سیکٹر کی یہ بات کر رہے ہیں کہ ہمارے اس صوبے میں آپ نے سنا ہوگا کہ جو لوگ جا کے بیٹھتے ہیں کہ جی صوبے میں اتنی Capacity ہے، کوئی کہتا ہے پانچ ہزار میگا واٹ ہے، کوئی کہتا ہے دس ہزار میگا واٹ ہے، کوئی کہتا ہے پچاس ہزار میگا واٹ ہے لیکن اس میگا واٹ کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو پہلے انویسٹمنٹ کرنا پڑتی ہے اور وہ انویسٹمنٹ جو اس وقت ایک میگا واٹ ہے، وہ دو سے تین ملین ڈالر کی بنتی ہے، تو جو Capacity ہے ہمارے پاس، اپنے جتنے پیسے ہیں، اس حکومت نے سب سے بڑا پراجیکٹ جو ہے ایک سو پچاس میگا واٹ کا، ابھی تک جو اس صوبے کی تاریخ میں سب سے بڑا پراجیکٹ تھا 83 میگا واٹ تھا، ہم نے اس صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑے پراجیکٹ کا افتتاح کیا جو ایک سو پچاس میگا واٹ ہے، اس کا افتتاح ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چار پانچ سالوں میں وہ کمپلیٹ ہو جائے گا، پھر اس کے بعد جو ڈیڑھ ارب ڈالر، چھ سو اڑسٹھ میگا واٹ کے مختلف پراجیکٹس ہیں، سو کے، ستاسی کے، ڈیڑھ سو کے، اس کی ہم نے Bidding کی، وہ Open bidding, international bidding ہوئی اس کی اور پہلی دفعہ اس صوبے میں ڈیڑھ ارب ڈالر ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے ہفتے اس کا Agreement ہوگا اور ایک سو پچاس سے لے کر پونے دو سو ارب روپے تک اس صوبے میں انویسٹمنٹ آئے گی ان شاء اللہ (تالیاں) اگلے ہفتے میں اس کے Agreement ہو جائیں

گے، آپ اندازہ کریں کہ ڈیڑھ سو سے پونے دو سوارب روپے، ڈیڑھ ارب ڈالر اور تقریباً ڈیڑھ سوارب روپے آپ اندازہ کریں کہ اس سارے پراسیس کو کرنا، انویسٹرز کو لانا، پھر آپ یہ سوچیں کہ یہ سارے پرائیویٹ سیکٹرز کی انویسٹمنٹس ہیں، باہر کی کمپنیز بھی ہیں جوائنٹ ایڈونچرز ہیں، ساتھ میں پاکستانی کمپنیز بھی ہیں تو اگر ایک ادارہ ایسا نہ ہو یا وہاں کا سٹاف ایسا نہ ہو تو میرے خیال میں ڈیڑھ سوارب روپے تو چھوڑیں، ڈیڑھ ارب روپے کی بھی کوئی انویسٹمنٹ نہیں کرے گا؟ یہ اس ادارے پر ایک طرح کا انویسٹرز کا Confidence ہے جس کی وجہ سے ڈیڑھ سوارب روپے کی انویسٹمنٹ آئے گی اس صوبے میں۔ تو میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اسی حساب سے آپ کو ادارہ بھی بنانا پڑتا ہے کہ اگر کوئی انٹرنیشنل ٹینڈرنگ ہو، اس کی پھر پری کوالیفیکیشن ہو، پھر اس کی Assesment ہو اور آخری سٹیج تک ہم پہنچ گئے ہیں، یہ سارا اسی دوران ہوا ہے، یہ پچھلے تقریباً دو تین سال میں یہ پراسیس سارا کمپلیٹ ہو گیا ہے، پھر اس کے علاوہ جو ہمارے اپنے پراجیکٹس ہیں، ہم نے تقریباً دو سو چودہ میگاواٹ کے پراجیکٹس Initiate کئے ہیں لیکن انہوں نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا کہ For example capacity ہے دس ہزار میگاواٹ کی اور ہمارے پاس پیسے ہیں ٹوٹل پانچ سو میگاواٹ کے یا ہمیں قرضہ لینے کی بھی ایک Limit ہوتی ہے، یہ تو نہیں کہ آپ کو کوئی Infinity ہے کہ جتنا مرضی ہے آپ قرضہ لے لیں۔ تو ہم جتنے پراجیکٹس اپنے پیسوں سے شروع کر سکتے تھے، وہ شروع کر دیئے، پھر ہم جو پرائیویٹ سیکٹر میں دے سکتے تھے، وہ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیئے اور ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک سے ہمارا اس وقت جو تقریباً فائنل سٹیجز میں ہے دوارب ڈالر کا، دو سوارب روپے یہ اس صوبے کی تاریخ کا آپ دیکھیں کہ دو سوارب اس میں ایک پراجیکٹ ہے بالاکوٹ کا، تین سو میگاواٹ کا تین سو میگاواٹ کا بالاکوٹ کا وہ ہم ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک سے قرضہ لے رہے ہیں اور ہم خود بنائیں گے ان شاء اللہ، اس کی فزیبیلٹی 2012 میں بنی تھی لیکن ان کو فزیبیلٹی پر اعتراض ہے تھوڑا سا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے تو اس کی دوبارہ ہم فزیبیلٹی کروا رہے ہیں، ہو سکتا ہے چار چھ مہینے میں فزیبیلٹی کمپلیٹ ہو جائے گی لیکن تین سو میگاواٹ ہم ایک وہاں سے ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک سے قرضہ لیکر اس کو خود بنا رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سارے 'ایونیوز' یوٹیلائز ہو رہے ہیں، جو چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس ہیں، ساڑھے تین سو کا ایک، ساڑھے چھ سو کا دوسرا، جس سے غریب لوگوں کو بجلی ملے گی۔ نمبر ٹو، پرائیویٹ سیکٹر میں ہم نے چھ سو اٹھاسٹھ میگاواٹ کے دیئے، پہلی دفعہ ڈیڑھ سوارب روپے کی انویسٹمنٹ آئے گی۔ پھر نمبر تھری جو دو سو چودہ میگاواٹ ہم نے اپنے پیسوں سے

شروع کئے اور باقی دو ارب ڈالر کی ایشیئن ڈیولپمنٹ بینک سے بات ہو رہی ہے جس میں سے ایک پراجیکٹ تقریباً فائنل ہے بالا کوٹ کا تین سو میگا واٹ کا، آخر میں میں صرف یہ کہوں گا کہ یہ سارے کام اگر ہوئے ہیں تو یہ بالکل تقریباً میڈم! آخری 'سٹیجز' میں ہیں، یہ بالکل ایسا ہے جیسے آپ ڈی تک بال لے آئیں، یہ Obviously energy and power میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں، اس پہ دو تین سال مطلب وہ کوئی پرائمری سکول نہیں ہوتا کہ دو کمروں کا سکول ہے، وہ سال میں بن جائے گا، اس میں Obviously time بہت لگتا ہے، تو ٹائم اس پہ لگا لیکن کم از کم ڈائریکشن ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب اعزاز الملک</u>: میڈم! دا کورم لږ اګورئ چې پوره دے که نه دے پوره؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: چیک کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جا رہی ہے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اگر کچھ ممبران لابی میں ہیں پلیز۔۔۔۔۔

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Legally I can not، کیونکہ جب ایک دفعہ کورم پوائنٹ آؤٹ ہو جائے تو پھر میں نہیں کر سکتی، میں نے ایک دن غلطی کی تھی، پھر نہیں کروں گی، دو منٹ کے لئے Bell بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی کاؤنٹ کر لیں، ہدایت صاحب کاؤنٹ کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: 29, you said. 29. The quorum is not complete so the sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon 13th October, 2017.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13 اکتوبر 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)